

جسٹریٹ ایل نمبر ۲۶۵

ہر سنگریزی ماہ کی یکشنبہ اور جمعہ کو شائع ہوتا ہے

بیادگار عظیم قوم حضرت نانکھوا احمد رضا بگوی

قیمت سالانہ

مجلس کزیر حزب الانصار بھیرہ وادارہ عالیہ محمدیہ کاترجمان

ماہنامہ

# شش ماہ نامہ

جلد ۱۷ | بھیرہ پنجاب، رنج الاول ۱۳۶۵ء مطابق فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲

شمالی پنجاب کے مسلمانوں کی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس  
اعنیٰ

## حزب الانصار کا سو پہواں سالانہ جلسہ

بمقام جامع مسجد بھیرہ تہائخ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲-۳-۴ چیت

سمت ۲۰۰۲ موافق ۱۰-۱۱-۱۲ رنج الاول ۱۳۶۵ بمولد جمعہ ہفتہ و آیت والہ

نہایت نزک و احتشام سے منعقد ہوگا جس میں نامور علمائے کرام و مشائخ عظام کی شرکت کی توقع ہے

جگہ قابل دریافت امور کیئے ناظم اطلاعات جلسہ سالانہ حزب الانصار بھیرہ پنجاب سے خط و تجارت کریں

ناظم حزب الانصار بھیرہ (دعوت)

# پچاس الماریاں

(طالوت)

الماریوں کا جب سے کوئی قدر داں ہوا  
دجال کی ستائش بجا کے فیض سے  
چند سے پہ چند سے آئے تو معجون بن گئے  
گھر میرا جل کے رکھ ہوا جب تو اس کا گھر  
تمغوں کے ٹوکروں نے بڑھایا تھا جو وقار  
جائیں نہ ان کے گھر میں بخاری تو ہم نہیں  
اعجاز ہے شراب پلو مرکا یہ بھی ایک  
بچپن میں ان کے فیض سے ہر کس بھلہ ریاب

شملے کی چوٹیوں پر میرا آشیال ہوا  
مینارۃ ایسح بھی رفعت نشاں ہوا  
تبلیغ ہونہ ہو یہ مبلغ جواں ہوا  
صدقے میں اسکی راکھ کے دارالاماں ہوا  
وہ ساحل بیاس پہ ندرتیں ہوا  
اور گھر بھی اُن کا گھر نہ ہوا قادیان ہوا  
بڈھا تھا عشق پیتے ہی اسکو جواں ہوا  
آئی جوانی جب تو وہ نامہ سرا ہوا

ان پر بہار آئی تو دل کی کلی کھلی

دل پر بہار آئی تو گھر گلستاں ہوا

## مُرخ پیل کا نشان

سالانہ چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ آپ اپنا چندہ بذریعہ معنی آرڈر روانہ فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ غریبہ کی کارادہ نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ میں مطلع کریں۔ خاموشی کی صورت میں آئندہ کا پرچہ بذریعہ وی۔پی۔اے ارسال خدمت ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(غلام حسین منیر)

# ملا دقیا نوس ملا گہن چکر کے لباس میں

(بقلم خود)

نام نامی واسم گرامی ہے۔ یعنی ہم ہیں کچھ اور بننے ہیں کچھ اور  
جنم کا لفظ ہم نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ ہم مذہب  
کے نہیں بلکہ وطن کے ہندو ہیں اور ہمارا لغویہ ہے۔  
”ہندی ہیں ہم وطن ہے سارا ہندوستان ہمارا“۔  
ایمان کا معاملہ سویم عرب، ایران اور مگر بھی بختہ ایمان اور  
یقین رکھتے ہیں کہ اس نام کے ملک بھی اس دنیا میں ضرور  
موجود ہیں۔ پہلے ہندوستان پر مرنایا جائے پھر ملک  
اسلام پر بھی مرد بھیں گے۔

الحمد للہ کہ یہ معاملہ بھی طے ہوا۔ اب آپ کے سامنے  
یہ سوال آنا چاہیے کہ اس جانب دقیا نوس سے گہن چکر  
کیسے بن گئے؟ سو سن لیجئے کہ جب دقیا نوس مسلمان ہوش  
میں آتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں مشعل ہدایت نہیں ہوتی۔  
تو وہ گہن چکر بن جایا کرتا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو ہمارے  
حسرت موہانی مدظلہ العالی اور عبدالرزاق شیع آبادی دہت  
برکاتہم کو دیکھ لیجئے۔ رہے ہم سو ہم تو ہیں ہم ہیں یعنی ہم اپنے  
ہاتھ میں مشعل ہدایت تو رکھتے ہیں۔ مگر چلتے ہیں دھنیت،  
قومیت اور اشترکیت کی راہوں پر۔ اب ہم اتنے ولی اللہ  
اور اسماعیل شہید تو ہیں نہیں کہ اسلام کی راہ اور ائمہ کفر و  
صلالت کی راہوں میں تمیز کر لیں۔ اس لئے گہن چکر بن کر  
رہ گئے ہیں۔

اگر آپ کو ہمارے گہن چکر بن کر رہ جانے سے  
اتنی بھی ہمدردی ہو ظنی لیگ والوں کو انڈین نیشنل آر می  
والوں سے ہے تو براہ جب دطن آپ ہیں یہ بتلائیں کہ

لیجئے صاحب ہم بغیر کسی خطبہ مسنونہ، بغیر کسی لمبی چوڑی  
تمہید اور بغیر کسی رسمی وغیر رسمی تعارف کے تاریخ میں اس اسلام  
کے سامنے اپنا ایک منور دار ہو گئے ہیں آپ حیران ہوں گے کہ یہ  
ملا دقیا نوس صاحب جو آج الیکشن کی دہا چوڑی کے زمانہ  
میں ملا گہن چکر کا لباس پہن کر صنف قرطاس پر جلوہ افروز  
ہوئے ہیں۔ یہ روسی ساخت کے شیخ الاسلام کی طرح بغیر  
کسی ہوائی جہاز کے کدھر سے ٹپک پڑے۔ اور یہ ہیں ”کس  
کھیت کے تھوے“ سو حیران نہ ہو جئے ہم آپ کی حیرانی خود دودھ  
کئے دیتے ہیں۔ لیجئے ہوشیار و بیدار ہو کر اور ہوش و حواس  
سنبھال کر سنئے کہ ہم کبھی شمس الاسلام کے بانہ علم و ادب  
میں ملا دقیا نوس کے پردہ میں نزول اجلال فرمایا کرتے  
تھے۔ یہ ہم بتلا نہیں سکتے کہ کس سن کی بات ہے فائل ہمار  
پاس ہے نہیں اور پرانی باتیں یاد رکھنے کے ہم ویسے  
بھی عادی نہیں۔ لہذا دقیا نوس سن غت رہو۔ پہلا ملا یاضی  
اور تاریخ کیا جانے اتنا ہم ضرور جانتے ہیں کہ دوا اور  
دو چار روٹیاں ہوا کرتی ہیں کیونکہ یہ زمانہ کامل مارکس  
صاحب کی شریعت کا ہے جس کا مرکزی نقطہ پیٹ ہے پس  
تاریخ و دس کا سوال چھوڑ دیجئے۔

غالباً اب شمس الاسلام کے دقیا نوس یعنی پرانے  
ضریدہ دل اور ان سے بڑھ کر قدر دانوں نے ہمیں اچھی  
طرح جان یا بلکہ پہچان لیا ہو گا۔ اچھا صاحب یہ تو ہو گیا  
تو عارف پچھلے جنم میں ہم دقیا نوس تھے۔ اور موجودہ جنم  
میں ”گہن چکر“ ہیں۔ اور ہمارا ادبی نہیں بلکہ منافقانہ

لیجئے اب ہمارا شان نزول سنئے:

بہر حال مابعد دولت مٹا گئے جس کے لباس میں شمس اسلام کے صفحات پر نمودار ہو گئے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ باتوں باتوں میں آپ کے دماغوں کا پریشانی کریں، آپ کے دلوں سے غیر اللہ کی محبت و عظمت اور جلال و جبروت بٹھائیں اور آپ کو نفس و شیطان سے مومنوں کی طرح لڑنا اور ان کو قابو میں لانا سکھائیں۔ مگر ڈر ہم کو یہ ہے کہ اگر ہم نے آپ کو نفس و شیطان سے ہڑایا تو پھر مسلمانوں سے لڑنے کی آپ کو فرصت نہ ملے گی، اور یہ سب سے بڑا قومی جہاد ہے۔ کہ آپ اپنے محبوب و مطاع لیڈروں، مولویوں، پیروں، خود ساختہ عقیدوں اور فرقوں کے لئے آپس میں لڑتے اور ملت واحدہ کی بوٹیاں نوچتے رہیں۔ اور حق و باطل، صمیم و غلط، معقول و نامعقول اور متانت و سنجیدگی سب چیزوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ یہی تنظیم ملت اور فلاح ملت کی راہ ہے۔ اور اسی پر ہیں کہ مسلمان سید لندن یا دروہا کو پہنچ سکتے اور اپنے آقاؤں کو خوش کر سکتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اب آپ ہماری کون کون سی باتوں پر ایمان لائیں گے اگر آپ مابعد دولت کی طرح گہن چمک نہ بن جائیں تو ہمارا ذمہ پس رحمت ہو مسلمانوں پر لیڈروں کی جوان کو گہن چکر بنائے اور راہ حق سے ہٹا کر اپنی اپنی راہوں پر لائے اور شہید گنج "مدح صحابہ" پاکستان "اور آزادی وغیرہ جہانسنوں میں مسلمانوں کو پھنسانے اور ان کی گردنوں پر پیر رکھ کر کونسلوں میں بیٹھتے اور بڑے صاحب سے ہاتھ ملاتے ہیں، وہ ہمارے علامہ اقبالؒ جو انہی کفر و ضلالت کا دل مار کس جسیوں کی اٹلے استرے سے حجامت بنایا کرتے طاغوتی نظاموں کی دھجیاں اڑایا کرتے اور مغرب و مشرق زدہ پڑھے لکھے مسلمانوں کو ہوش میں لایا کرتے تھے اور جو بقول ڈاکٹر اشرف صاحب کے اشتراکیت کے ایسے ہی

ہو ہمارے قرآن پر ایمان رکھنے والے اور پاکستان و آزاد ہندوستان میں اسلامی حکومت کا جھنڈا اکاڑ دینے کے مدعی لیڈر اور ہمارے دیگر قسم کے رہبران ملت ہیں اپنی اپنی سمجھ بوجھ اور پسند و قبول کے موافق مخلصانہ و دردمندانہ مشورے دے رہے ہیں۔ کہ تم اللہ کہہ کر کانگہ میں میں گھس جاؤ۔ تم لنگر لنگوٹ کس کس مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے خم ٹھونک کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور تم مطمئن ہو کہ اشتراکیت کے ڈر ہیں بند ہو جاؤ۔ اور اس پر قرآن کی آیتیں اور حدیثیں بھی سنارہے ہیں کیا یہ تینوں باتیں اسلام ہی کی ہیں؟ اگر نہیں تو بتلایئے ہم کس کس کی سنیں؟ کہاں کہاں گھسیں؟ اور گہن چمک کیوں بنیں

ہمارے سب سے بڑے مولانا جو کبھی مذہب سب کی تفریق و علیحدگی پر سید نہ کوئی کیا کرتے تھے۔ آج ہمیں یقین کر ہے ہیں کہ ہمیں گھسنے کے لئے قرآن و حدیث سے مشورہ کیوں لیتے ہو پسند اپنی اپنی نظریاتی اپنی، مگر مشکل یہ آن پڑی ہے کہ ہماری نظریاتی ہی ہے اور نہ پسند اپنی۔ یہ دونوں چیزیں ہم اپنے آقاؤں کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ روٹی تو کھا کھائے کسی طور مجھند رہا۔ اگر پسند اور نظریاتی ہوتی تو ہم گہن چمک ہی کیوں بنتے؟

دیکھنا پڑا ہے اس بت کا فر سے میل جول

موقع نہیں ہے بحث حرام و حلال کا

کبھی کبھی جی میں آتا ہے کہ بس اب تو اس دنیا کو چھوڑ چھاڑ کسی خانقاہ میں جا بیٹھیں مگر عقل ایک چیت سید کرتی ہے کہ کیا خانقاہ دنیا سے باہر ہے اگر اللہ میاں کو ہم سے اللہ ہی اللہ کہنا تھا تو فرشتوں کی موجودگی میں ہماری کیا ضرورت تھی؟ اس لئے بھی ہیں مجبوراً گہن چمک بننا پڑتا ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کونسی ساخت کے مسٹر اور مولانا ہماری ہمدردی کا حق ادا کرتے اور ہمارے ذہنی چمک کو دور کرتے ہیں۔

ہم نے آپ کی بہت بڑی سچ خراشی کی۔ اب ہم رخصت ہونا چاہتے ہیں۔ مگر جاتے جاتے اتنا آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ نے ہماری ان ہلکی ہلکی باتوں کی قدر دانی کی تو ہم بے تحاشا اور اگر ممکن ہو تو بے محابا آپ کے سامنے آیا کریں گے۔ اور اپنے کمالات دکھایا کریں گے۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی  
خدا حافظ۔ یوم بخیر ہم میں آپ کے ملائین چکر اور  
اب دن کے بارہ بجے ہیں۔  
(والسلام)

علمبردار تھے جیسے ہمارے حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اور حضرت علامہ مودودی صاحب ہیں وہ اکثر محفل میلاد میں جوم جوم کر یہ شعر گایا کرتے تھے۔

خداوند اے تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں  
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری  
اللہ سلامت رکھے ان سادہ دل بندوں کو جن کے  
سہارے حاکموں کی حکومت ایسڈروں کی سیاست،  
مولویوں کا مذہب پیروں کی ریاضت اور مسلمانوں کا  
دین و ایمان سلامت ہے۔

## مقالات

# ہمیں کیا کرنا تھا اور کیا کر رہے ہیں؟

یہ جو ہی نہیں سکتا کہ اللہ اور اللہ کی ہدایت پر ایمان لانے والے اطاعت الہی کی راہ سے انحراف کر کے منزل مقصود پر پہنچ سکیں۔

توحید کے بعد نبوت و رسالت اسلام کی دوسری بنیاد ہے۔ نبی کا مقصد و منصب ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں انسانوں کے احکام و فرامین اللہ کے بندوں کو اپنی عبادت و بندگی کے دائرہ میں لے آئے ہیں۔ اور اللہ کے احکام و فرامین صرف عقیدہ کی حد تک ذہنوں میں رہ جاتے ہیں یعنی دنیا میں احکام الہیہ کے اجراء و نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ انسانی احکام و قوانین ہوتے ہیں۔ اس لئے تمام انبیاء علیہم السلام لامحالہ دنیاوی حکومتوں سے متصادم رہے۔ مسلمانین کے فرامین کو پائے حفاظت سے ٹھکراتے رہے۔ اور بادشاہوں سے صاف صاف لفظوں میں کہتے رہے کہ میں خدا کے دستور العمل کے آگے تمہارے دستور العمل کو برکراہ کے برابر بھی وقعت

قرآن حکیم نے مسلمانوں کے سامنے یہ مقصد حیات رکھا تھا اَقِمْوْا الدِّیْنَ وَ لَا تَقْعُرُوْا بِنَبَیْہِ دین کو قائم کرو۔ اور اس میں افتراق پیدا نہ کرو یعنی اقامت دین تمہارا فریضہ حیات ہے۔ اور اس کی بجائے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ دین میں اختلاف و افتراق نہ کر دے سب مل کر ایک ہو جاوے۔ اِنَّ هٰذَا صِرَاطُکُمْ اُمَّۃً وَ اَحَدًا ۚ وَ اَنَّا نَذِکُّکُمْ فَاَعْبُدُوْنَ یہ تمہاری امت امت واحدہ ہے۔ اور میں تم سب کا رب ہوں پس میری ہی عبادت و بندگی کرو۔ وَ اَنِ اعْبُدُوْا فِیْ هٰذَا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور میرے بندے میری ہی عبادت کریں یہی صراط مستقیم ہے۔ یعنی اللہ کی عبادت و غلامی ہی مسلمانوں کی دنیوی کامرانی اور آخری نجات کی راہ ہے۔ اسی پر چل کر وہ کامیابی و ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے سوا ان کی تنظیم و سیدہائی زندگی و حرکت اترتی و فلاح اور بدست و سعادت کی اور کوئی راہ نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

نہیں دے سکتے اور اس کائنات کا حاکم و مالک خدا ہے۔ یہ کہ زید و بکر اور قیصر و کسریٰ یعنی بعثت انبیاء کا مقصد یہ تھا کہ دنیا سے انسانوں کی حکمرانی و قانون سازی جو نام نظام و مفاسد کی جڑ ہے نیست و نابود ہو اور بندگان الہی کے دل و دماغ پر خدا کی حکومت کا تخت جلال چکھے اور انسان انسانوں کی غلامی و بندگی سے نجات پا کر اللہ کی عبادت و بندگی کے قلعہ میں محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ ابتدائے آفرینش سے ہمارے سید و مولا، رحمت عالم، آقائے نامدار محمد مصطفیٰ اہل اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہوا ہے۔ انبیاء آئے اور انہوں نے انسانوں کو بادشاہوں، حاکموں، اور سرمایہ داروں کے بیڑے ظلم و استبداد سے چھڑایا۔

## نبوت اور خلافت راشدہ کا کام

آخری نبوت کے بعد خلفائے راشدین نے بھی پوری سرگرمی اور خلوص، یک جہتی اور ہم آہنگی کے ساتھ وہی کام کیا۔ جس پر ان کو نبوت نے مامور کر دیا تھا یعنی یہ کہ دنیا میں احکام الہی کو جاری کریں۔ اور اختلاف سے بچتے رہیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی انتہائی بدتنہائی اور محرومی تھی، کہ دور سعادت ختم ہوا۔ سبائی فتنہ نے سر اٹھایا۔ عجمیت نے نظام اسلام کو درہم برہم کر دینے کی کھائی، عصبیت، جاہلیت ابھر آئی۔ خدا پرستی و اطاعت الہی کا جذبہ سرد پڑ گیا۔ نتیجہ یہ کہ خلافت گئی۔ اور ملوکیت اپنی تمام لعنتوں اور بربادیوں کے ساتھ آگئی۔ پھر تو جو کچھ ہونا تھا وہی ہو کر رہا۔ نبوت یا نبیائے سید کہ آج اسلام اور مسلمان دو متضاد چیزیں ہو کر رہ گئی ہیں۔ جن باتوں میں اسلام کی ترقی و کامیابی ہے اُن میں مسلمانوں کو اپنی موت نظر آرہی ہے۔ اور جن باتوں میں مسلمانوں کا بھلا ہے وہ باتیں اسلام سے انسانوں کو دور اور بیزار و متنفر کر رہی ہیں۔

عہد نبوت اور خلافت راشدہ کی تاریخ اور قرآن

و حدیث نے پوری تاکید اور تفصیل و وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کو بتلادیا تھا کہ اقامت دین یا خلافت الہیہ کا نصب العین اپنے سامنے رکھو۔ سنت اور جماعت کو لازم پکڑو۔ اپنی مرکزیت و امامت کسی حالت میں بھی ٹوٹنے نہ دو۔ شیطان، انفس، رسم و رواج اور احکام کی غلامی سے بچتے رہو، فرقہ فرقت نہ بنو۔ الگ الگ نہ رہو، نئے نئے عقیدے اور فرقے نہ گھرو، علما و صوفیائے محاذ نہ پیدا ہونے دو۔ دین سے دنیا کو الگ نہ کرو۔ اور سیاست کو مذہب سے آزاد نہ ہونے دو۔ ایمان و عمل صالح کی صحیح روح اپنے اندر پیدا کر کے نیک اور ایک بنو۔ اور پھر ساری دنیا میں نیکی کو قائم کر دو۔

علمائے حق اور مشائخ کرام نے بھی سمجھا دیا تھا کہ مسلمانوں کو اقامت دین ہی کے لئے علم و مشائخ ہیں۔ اسی کے لئے مسجدیں، خانقاہیں اور مدرسے ہیں، اسی کے لئے تمام عقائد، عبادات اور معاملات ہیں۔ مسلمان محض نماز و روزہ، تسبیح و تہلیل اور ورد و وظائف ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لیں۔ بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ وہ حق کے قیام کی خاطر جان و مال کی قربانی دیں، خدا تعالیٰ کی تبلیغ و اشاعت کے لئے تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کریں۔ مجاہدانہ زندگی مسلمانوں کو سب سے بڑی عزت و فضیلت ہے۔ اور خدا کا کلمہ بلند کرنے کی خواہش اور اس کے لئے ایثار و جانفشانی کا جذبہ، اصل خدا پرستی، دینداری، بزرگی اور فضیلت و کرامت ہے۔

## اسلامی نظام کی بنیاد

اسلام کا پورا نظام اعلانِ کلمہ اللہ اور دین حق کے قیام کی طلب و پیروی پر استوار ہے۔ تمام فرائض و عبادات اور داعر و فواہی اسی غایت اصلی کے تابع ہیں کہ علمبردار اسلام دنیا سے تمام ظالمانہ و مفسدانہ نظامات کو مٹا کر

اسلام کا عادلانہ نظام قائم کریں۔ خدا کی زمین پر اسی کی بندگی کی جائے۔ اور معبودان باطل کو دنیا سے بے دخل کر دیا جائے۔ یہ اسلام کی سیاسی و تمدنی زندگی کا منہبائے حقیقی اور مقصود اصلی ہے۔ دوسرے تمام دینی مقاصد اسی سے تقویت و زندگی پاتے ہیں۔ یہی تمام نیکیوں اور فضیلتوں کا محور و مرکز ہے۔ اور اسی میں مسلمانوں کی امتیازی و فرقانی شان ہے۔

قرآن، احادیث، تاریخ، علمائے حق کے شاندار کلامے اور بزرگان دین کے روشن نقوش قدم سب کے سب اسی روشن حیات اور دعوت کے شاہد عدل ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اسلام کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں نفی اور اثبات۔ یعنی اسلام پہلے تو مسلمانوں کو معبودان باطل کی خدائی و حاکمیت سے انکار کرنا اور پھر خدا کے آگے جھکنا سکھاتا ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی ہستی ایسی نہیں کہ انسان اس کے آگے تسلیم خم کرے۔ سوائے ایک ہستی کے جس کا نام اللہ ہے۔ لا الہ الا اللہ سے مسلمان کائنات کی ہر شے کو اپنا محکوم سمجھتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ سے اس ضابطہ حیات کے سامنے سر جھکا دیتا ہے جس کا نام اسلام ہے۔ لا الہ الا اللہ نے جہان بینی و خسروی بخشی تھی اور لا الہ الا اللہ نے دہشتی عطا کی تھی۔ لا الہ الا اللہ جلال کا مظاہرہ تھا اور لا الہ الا اللہ جلال کا مظاہرہ تھا۔ لا الہ الا اللہ نے مسلمانوں کو باطل شکن قوت دی تھی اور لا الہ الا اللہ نے دلوں میں تقویٰ پیدا کیا تھا۔ اور لا الہ الا اللہ نے ان کو غیر اسلامی افکار و اعمال اور باطل نظامات سے نفرت و بیزاری کرنا سکھایا تھا۔ اور لا الہ الا اللہ نے ان کی جگہ اسلامی نظام قائم کرنے کی تعلیم دی تھی۔

**امت مسلمہ موجود مگر اسلامی نصب العین غائب**

جب تک مسلمانوں کے سامنے اپنا کام یعنی اقامتین کا نصب العین رہا وہ دنیا میں کامیاب و بار آور ہے۔ اور

جب نصب العین نظروں سے اوجھل ہو گیا، تو فرزندِ ندان تو حید نے تو حید، نبوت، آخرت، دین، ایمان، اسلام، عبادت، نیکی، تقویٰ، بندگی، فقر اور حرمت کے حقیقی مفہوم کو بھی غایت کر دیا۔ اب ان حقائق کا وہ مفہوم مسلمانوں کے پاس موجود نہیں جو عہد نبوت اور خلافت راشدہ میں سمجھا جاتا تھا۔ ان پر غلط فہمیوں، تاویلات، باطلہ اور اداہام و خرافات کی نہیں خبر پڑی ہوئی ہیں۔ ہندوستان کے نوکر و مسلمان تو حید کے قائل تھیں۔ مگر اس پر عامل نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دست تعداد کے باوجود غلام ہیں ختم نبوت کے قائل مگر تابع رسولؐ سے گریزاں، آخرت پر اعتقاد رکھتے ہیں مگر آخرت کو بھلا کر دنیا پر بھی مر رہے ہیں، دین کو باطل نظامات میں محفوظ سمجھے بیٹھے ہیں۔ ایمان سے مراد آمنت باللہ لے رہے ہیں۔ اور شریک عقائد بھی رکھتے ہیں۔ اسلام کو صرف نامزد و زہ ختم درود اور وظائف و اداہام سے آگے نہیں بڑھنے دیتے، عبادت کا مطلب صرف ارکان اسلام تک محدود ہو گیا ہے نیکی کے کام مسجدوں اور خانقاہوں میں مقفل ہو گئے ہیں، تقویٰ لباس اور ظاہری مراسم کا نام ہو گیا ہے، انحر کے نام پر ویدانتی فلسفہ چل رہا ہے اور حرمتِ بانی پر گاندھی، چرچل اور سٹالن سوار ہیں۔ اسلامی نصب العین کے غائب ہونے ہی اسلامی زندگی کی ساری شاخیں مرجھا گئی ہیں۔ شعائر مذہبی کو مقصود یا لذات سمجھ لیا گیا ہے۔ تعلیم و تدریس اور علوم مذہبی کی تحصیل ایک مکتفی غایت بن گئی ہے۔ ہماری کامیابیاں، مسرتیں، خواہشیں، جذبات، احساسات اور جدوجہد وغیرہ سب چیزیں اسلامی نصب العین سے ہٹی ہوئی ہیں۔ مسجدوں سے حکومت الہیہ کی آواز بلند نہیں ہو رہی، خانقاہیں تزکیہ نفس اور اخلاق و روحانیت کی قوتوں سے محروم ہیں۔ مدیسوں کے

اور نادانانہ طور پر مسلمانوں کے دماغوں میں قومیت، وطنیت اور اشتراکیت کے نظریے پیوست کر دیے ہیں۔ یہی وہ بدترین چیزیں ہیں جو مسلمانوں کو جو انسانی عزت و کرامت سے محروم کر رہی ہیں۔ اسلام کا وہ ضابطہ فکر و اخلاق اور وہ نظام سیاست و تمدن جو کتاب و سنت نے مسلمانوں کو دیا تھا..... اس کی پابندی اور ترویج و اشاعت کہیں بھی نظر نہیں آتی

علیہ وادان اہل فکر و نظر اور رہبران قوم صدیوں سے غیر اسلامی نظامات میں زندگی گزار رہے ہیں اور راجحین اور لذتیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس لئے باطل نظامات جسے ان کی وابستگی اس قدر بچہ ہو گئی ہے کہ ان میں نہ صرف ان نظامات سے باہر نکلنے کی خواہش باقی نہیں رہی، بلکہ جب کبھی ان کے پسندیدہ نظام کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ تو ان کی تمام کوششیں اس کی حفاظت و بقا میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ سبھانے والے اللہ کے بندے سمجھا بھی رہے ہیں، مگر ہمارے رہنماؤں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ غیر اسلامی نظامات سے بے تعلقی و علیحدگی کے بغیر اسلامی حکومت اور اسلامی نظام پیدا نہیں ہو سکتا۔ قیام حق کی راہ پاکستان اور آزادی نہیں، بلکہ یہ ہے۔

مختصر فکر علماء اور دانش کے جاتہ از پناہی نہیں نکل رہے ہیں۔ اور انجمنوں کا سب کا رہنما و رہنوی کا رہنما بن کر رہ گیا ہے۔

پچھلے مسلمان مذہبی عقیدوں کی بحثوں اور تلو میں میں کے لئے وقف تھے۔ اور انہوں نے صدیاں علم غیب، بشریت انبیاء، قیام میلاد، امکان کذب بازی تعالیٰ یا رسول اللہ، اور ختم دہود کے جھگڑوں میں گنوا ئی ہیں۔ اب سیاسی جھیمیلوں میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔

## باطل نظامات سے وابستگی؟

مسلمان کشیت مجموعی اسلام کے حقیقی مفہد سے نا آشنا ہیں جو مقاصد ان کے سامنے ہیں۔ ان کو اسلام کی تائید و سند حاصل نہیں۔ وہ قائدین ملت کے ذاتی علم و تجربہ کی پیروی اور ہیں ان کے عوام و خواص مذہب کے معمولی اور ثانوی فرائض و واجبات پر فانی ہو گئے ہیں۔ مقصد اور فضیلت کے اعلیٰ قیام تک پہنچنے کی آرزو سے غلبہ خالی ہو گئے ہیں۔ ہم سب پر پستی اور دونوں ہمتی طاری ہے۔ ادنیٰ نیکیوں کے انہماک نے اعلیٰ نیکیوں کے تصور تک کو نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ اس لئے کامیابیوں کا دائرہ محدود اور مسرتوں کی سطح پست ہو گئی ہے۔

ہمیں چاہیے تھا کہ ہم کا فرانہ تہذیب و سیاست سے بیزار و متنفر اور بے تعلق ہوئے اور اسلامی تہذیب و سیاست کے قیام میں تمام علماء و زعماء متحد و متفق ہوئے مگر کا فرانہ تہذیب و سیاست ہمارے دل و دماغ میں گھر کر چکی ہے۔ مسٹر مولانا دونوں کے دونوں سیاست انبیاء کے ادراک شعور سے محروم ہیں۔ ایک دوسرے کی تردید و تنقیص اور توہین و تذلیل میں اپنی اعلیٰ فکری صلاحیتیں اور عملی قوتیں ضائع کر رہے ہیں۔ انگریز یا ہندو کی دوستی و تعاون نے زعمان ملت کو راہ حق سے اندھا بنا کر رکھا ہے۔ شورش ملت دانستہ

..... کہ ایمان باللہ ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت کی بنیاد پر اسلامی سیرت و کردار پیدا کریں اور اپنے اہل کان کی علمی و عملی قوتوں کو غیر الہی نظامات کی مذمت و تقویت سے روک کر اسلامی نظام کے قیام پر وقت کریں۔ ایجاد اسلام اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا سب سے پہلا ایک راہ آگاہ اگر آج ہمارے علماء و زعماء اس پر توجہ نہیں آئے تو کل آسمان پڑے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مفکرین و مدبرین اور ارباب دانش و بینش کو اس راہ پر آنے کی توفیق دے۔ (نذیر الحق)



# مسلمان متصادم قوتوں

## سے کیوں کر محفوظ رہ سکتے ہیں؟

اسلام نے مسلمانوں کو بخیر و نیکوئی کا مالک بنایا تھا۔ بے شک جس نے اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی اطاعت کے لئے وقف کر دیا اور وہ اس حوالگی میں مخلص بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ اور ان پر کوئی خوف و حزن نہیں (البقرہ) مگر وہ آٹھ سو پانچ سو دھال بنے ہوئے ہیں۔ وہ چاروں طرف سے اپنے آپ کو خطرات و مصائب میں گہرا ہوا پاتے ہیں انہیں ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے کچھ حقیقی کچھ دھمی بھوت بل کہ انہیں مرنے سے پہلے مار دے رہے ہیں۔ کچھ مفکرین و مدبرین تو ایسے ہیں جن کے نزدیک بڑا خطرہ انگریز نہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اصل خطرہ ہندو کو سمجھتے ہیں۔ پھر ان دونوں میں چھوٹے بڑے کی کشمکشیں ہیں اور ان سب کی سیاہی و دانش اور علم و بصیرت پر مبنی نہیں بلکہ خطرات پر کھڑی ہے اس لئے یہ سبھی ہوئے ہیں۔ پریشان و بدحواس ہیں۔ ماتم کنان میں آوارہ و سرسیدہ ہیں۔ اور انہوں نے حیر و پکار سے آسمان سر ہٹا ٹھہرا رکھا ہے۔

سوال یہ ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے یہ سراپا خوں و خطر کیسے بن گئے؟ جواب مختصر اور صاف ہے کہ انہوں نے اللہ سے ڈرنا اور اطاعت الہی کی راہ اختیار کرنا چھوڑ دیا۔ اس لئے غیر اللہ کا بول ان پر طاری ہو گیا۔ اور اللہ سے بخوف و مخوف ہو جانے کا یہ لاندھی نتیجہ ہے۔ جب تک یہ اللہ سے ڈرتے تھے۔ ان سے سب ڈرتے تھے۔ اور جب یہ فرائین سہارہ سے ڈرنے لگے تو اب سے سب سے ڈرتے ہیں۔ اب ان کا سایہ بھی ان کے لئے مستقل خطرہ ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ یہ موقوف قبل ان تم تو آپر عمل کیوں یعنی ان کو رہبانیت زدہ صورتوں میں مرنے سے پہلے مرجانے

کی تلقین کی تھی۔ اس پر عمل کرنے کا وقت اب آیا ہے۔ اس لئے کہ ان میں زندہ رہنے کی صلاحیت نہیں رہی۔ اس حقیقت کو قرآن کی روشنی میں سنئے سمجھئے اور عبرت و نصیحت حاصل کیجئے۔

## موت و حیات کا قانون

قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا مقصد انسان کو یہ بتانا ہے کہ وہ کس طرح سبق لے سکتا حال کو کیسے دہر بنا سکتا اور مستقبل کو کیوں کر شاندار و کامیاب بنا سکتا ہے اسی لئے اس نے اقوام سابقہ کے عروج و زوال کی داستانیں بھی دی ہیں تاکہ قرآن پر ایمان لانے والے موت و حیات کا قانون سمجھ لیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِي يَبْدِئُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ  
نَ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰٓاتَ لِيَبْلُوَكُمْ آَيٰتَكُمْ اَحْسَنُ  
فَهَلْ اَرٰوْهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَفُوْۤىۙ ۔ بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں دکائیات کی تمام مملکت ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ اس امر کی آزمائش میں تم کو ڈالے کہ کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور وہ غالب اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ یعنی افراد و اقوام کے لئے موت و حیات کا قانون اسی لئے متعین کیا گیا ہے کہ ان لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو ہدایت الہی کے مطابق زندگی بسر کر کے زندہ رہتا اور ترقی کرتا ہے اور کون ہے جو راہ ضلالت پر چل کر اپنی قیادت کو ہٹا دیتا ہے یعنی جو قانون الہی کے مطابق زندہ رہے وہ زندہ رہتا ہے۔ اور جو ان فی قوانین کے ماتحت زندہ رہے وہ بالآخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ قرآن نے واضح طور پر ان قانون کو بتلادیا ہے کہ اس

انسان کا مقصد انسان کو یہ بتانا ہے کہ وہ کس طرح سبق لے سکتا حال کو کیسے دہر بنا سکتا اور مستقبل کو کیوں کر شاندار و کامیاب بنا سکتا ہے اسی لئے اس نے اقوام سابقہ کے عروج و زوال کی داستانیں بھی دی ہیں تاکہ قرآن پر ایمان لانے والے موت و حیات کا قانون سمجھ لیں۔

کی دشمنی کا ہوا مسلمانوں کے دماغوں پر مسلط کر رہے ہیں اور آزادی کے دلدلہ وہ اس باختر ملبور دارین مذہب انگریز کی دشمنی کو ایک مستقل دین اور اصول بنائے ہوئے ہیں پھر دونوں قسم کے رہنماؤں میں جو بحث چل رہی ہے کہ بڑا دشمن کون ہے پہلے کس کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور مقابلہ کے لئے جلیے، جلوس نعرے، بیانات، مقالات، طعن و طنز، تکفیر و تفصیل۔ ملازمین اور وزارتیں ہیں اب کوئی مجھے بتلائے کہ کیا مسلمان محض ان آلات حرب و ضرب کے ذریعہ متصادم قوتوں سے مامون و معنوں رہ سکتے ہیں؟

کارکہ سعی و عمل میں ہی نوع باقی رہ سکتی ہے جس میں باقی رہنے کی صلاحیت ہو یعنی جس کے عمل صالح ہوں۔ وہی قوم آگے بڑھ سکتی ہے جو اپنے اندر آگے بڑھنے کی استعداد پیدا کرتے۔ یہ استعداد ایمان و عمل صالح سے پیدا ہوتی ہے جو قوم ہند کی اہل نہیں رہتی وہ فنا ہو جاتی ہے قرآن حکیم نے قوموں کی موت و حیات کا اصولی قانون دینے کے بعد اس بات کی وضاحت بھی کر دی ہے کہ ہلاکت و بربادی سے مامون و معنوں رہنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ کون سا نظام ہے جو انسانوں کو اس قدر سلامتی دے سکتا ہے۔

## قانون ارتقاء

قرآن پاک نے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے کہ جس قوم و فرد میں حفظ نفس اور بقائے ذات کی صلاحیت و استعداد ہو، جو تمام مخالف قوتوں کا مقابلہ کر سکے اور ناسازگار ماحول، ناسازگاری اور فضا اور ہلاکت آفرین اسباب کی ممانعت کا سامان اپنے پاس رکھتا ہو وہی زندہ رہتا اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ ورنہ جو اقوام و مل قوت و محافظت اور سامان ممانعت کمزور ہیں وہ ہلاک ہو جاتی ہیں۔

قوت محافظت اور سامان ممانعت مومنانہ ایمان و عمل صالح سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور کافرانہ فکر و عمل سے بھی اگر ایمان و عمل صالح سے حاصل ہوں تو نتیجہ دنیا و آخرت دونوں کی نجات و کامرانی ہوتا ہے اور اگر کافرانہ طور و طریق سے حاصل ہو تو نتیجہ دنیا کی کامیابی اور آخرت کی بربادی ہوتا ہے مسلمان قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے اس قانون کے مطابق ان کو قوت محافظت اور سامان ممانعت ایمان و عمل صالح کے ذریعہ حاصل کرنا چاہیئے۔ کیا آپ پتہ نہ لے سکتے ہیں کہ ہندوستان میں وہ کونسی جماعت ہے جو مسلمانوں کو اسلام کے راستہ پر بلا رہی ہے ہماری اصل بدبختی اور ذلت و نا کامی یہ ہے کہ ہوس عز و جاہ کے مبتلا رہنا ہندو

عقل اور تجربہ کا فتویٰ تو یہ ہے کہ مسلمان انسانوں اور ان طریقوں سے نہ انگریزوں کو نکال سکتے ہیں اور نہ ہندو سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ان کی تہذیب و سیاست کو کچھ تو انگریزوں نے ختم کر دیا ہے اور جو تھوڑی بہت اسلامی تہذیب و سیاست کا قوت اثر باقی رہ گیا ہے وہ ہندو کہا جائے گا۔ جو ہدایت یافتہ قوم خدا کی حاکمیت و آقائی سے منہ موڑ کر انسانوں کو اپنا حاکم بنائے اس کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔ اب ان کا نگریسی او دیگنی قاتلوں کو کون سمجھائے کہ قیادت و رہنمائی عزت و جاہ اور واحد نمائندگی کے مجھو کو خدا کے لئے مسلمانوں پر رحم کرو۔ ان کو انگریزوں اور ہندوؤں سے لڑا لڑا کر کیوں ان کی قوتوں کو ضائع کر رہے ہو۔ اگر تمہیں واقعی اپنی قوم پر مبادی ہے اور اسلام کی ترقی و بہتری چاہتے ہو تو اسلامی نصب العین اپنے سامنے رکھو۔ مومن، متقی، مجاہد بنو۔ اور مسلمانوں میں ایمان و عمل صالح کی صحیح روح پیدا کرو پھر دیکھو مسلمان غلامی و محکومی اور بے سروسامانی سے نکل کر کیوں کر دنیا پر چھائے اور متصادم قوتوں سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔

بات اصل میں یہ ہے کہ مسلمان اسلامی احکام و قوانین کی پابندی و پیروی چھوڑ کر قوت محافظت اور سامان

اندر اسلامی سیرت و کردار پیدا کر کے نیک اور ایک بن جائیں۔ پھر  
انگریزوں کا کچھ بگاڑ سکیں گے اور ہندو یہ سب مسلمانوں کے  
لئے حفاظت و مدافعت کی راہ۔

ماہفت کھو چکے ہیں۔ اگر وہ پھر یہ چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں  
تو اس ہی طریقہ سے کہ وہ اسلام کے اوامر و نواہی کی پابندی  
و بجا آوری شروع کر دیں۔ حدود اللہ پر قائم ہو جائیں اور اپنے

رد مرزاہیت

# شرافت مرزا

(از ڈاکٹر خواجہ رحیل ایوب صاحب میرٹھی)

مرزا صاحب کی شرافت کے متعلق قادیانیوں کو بار بار جھگڑا کر چکا ہوں۔ کہ وہ ان کو شریف انسان ثابت کر کے میسلخ  
ایک ہزار روپے نقد بطریق عدالت حاصل کریں۔ مگر قادیانیوں کی غیرت و محبت کو خدا جانے کیا ہو گیا ہے۔ کہ جس شخص کو وہ  
مجدد غی تسلیم کرتے ہیں شریف انسان بھی ثابت کرنے کے لئے میدان میں نہیں آتے ہیں۔ قارئین شمس الاسلام کی خدمت  
میں مرزا صاحب کے غیر شریف ہونے کی دو قطعیات پیش کر چکا ہوں۔ اب تیسری قطعیات پیش خدمت کر کے قارئین کی خدمت میں  
پھر مرزا صاحب کی شرافت کا معاملہ چھوڑتا ہوں۔ یہ سب مضامین میری کتاب "شرافت مرزا" کی مختلف کڑیاں ہیں۔  
جوانشاء اللہ میں عنقریب شائع کر رہا ہوں۔

(ڈاکٹر ایوب)

ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔

اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو  
مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی باتیں گزارنی  
پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی  
ہے کہ میں اس سے شرمندہ ہونا پسند کرتا ہوں۔ اور آپ کئی دفعہ  
اپنا ہجر کہ مجھے دیا کرتے تھے؟  
سیرۃ الہدی حصہ سوم ص ۲۴۲ مصنفہ میاں بشیر مرزا صاحب

۲

مائی رسول بی بی صاحبہ جو حافظہ خاں علی صاحب مرحوم نے  
براہ راست مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فیاض محمد سے  
بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت  
میں میں اور ایلیہ بابوشاہ دین مات کو پہرہ دیتی تھیں اور  
حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں ہوتے میں کوئی بات  
کیا کرو تو مجھے جگا دینا ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے

غیر محرم عورتوں سے خلوت اور مرزا صاحب

(۹)

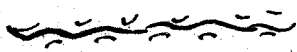
ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ  
تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا  
کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت آدم علیہ السلام یعنی مرزا  
صاحب کی خدمت میں رہی۔ گیموں میں نپکا وغیرہ اور  
اسی طرح کی خدمت کرتی تھا ایسا اوقات ایسا ہوتا  
کہ نصف رات یا اس سے زیادہ زیادہ مجھ کو نپکا لاتے  
گزر جاتی تھی مجھ کو اس آٹا میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف  
محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو  
دفعہ ایسا ہوا کہ آٹا کی نماز سے لے کر صبح کی اذان  
تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی  
اس حالت میں مجھ کو نیند نہ غنودگی اور تھکان معلوم

نے بھی ایسا کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو لعنتی ہے وہ انسان جو ایسا کرتا ہے۔ اور بد نیت اور غیر شریف ہے وہ انسان جو اپنی عورتوں کو یوں بھیجتا ہے۔ حالانکہ قادیانیوں کے گروہ کا ہی یہ بھی فتوے ہے جس کے بالکل برعکس وہ خود چلتے رہے۔

”مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفا خانہ میں ایک انگریز لیسٹری ڈاکٹر کام کرتی ہے اور وہ ایک بوڑھی عورت ہے کبھی میرے ساتھ مصافحہ کرتی ہے۔ اس کے تعلق کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تو جائز نہیں ہے۔ آپ کو غدار کہ دینا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

گویا مرزا صاحب اپنے ایک مرید کو تو اس وجہ سے غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانے سے منع کرتے ہیں کہ یہ شرعاً ناجائز ہے مگر اپنے کہ تو اس سے الگ ہیں جو کہ ان کے غیر شریف ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ قادیانیو! مرزا صاحب کی شرافت کا جتن بھی ماتم کرو کم ہے۔ اُس کا دامن چھوڑو اور رسول اللہ کا دامن تھامو۔



# قہرسم کی ترسیل و زہر

بنام

## غلام حسین

مینجر سالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

ہونی چاہیے۔

آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مانی فوج نیشانی اہلہ نشی محمدین کو جھولالہ اور اہلہ بابوشاہ دین ہوتی تھیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوئم ص ۷۷)

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی طائرہ مسماۃ بھانوی تھیں۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دیا تھی۔ اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دیا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھانوی آج پڑی سردی ہے۔ بھانوی کہنے لگی ”ہاں جی ندے لے تھادی لتاں لکڑی دا نگہ ہو یاں ہو یاں اس“ یعنی جی ہاں جی تو آج آپ کی لائیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوئم ص ۷۷)

(۴)

”سوال ششم۔ حضرت اقدس (مرزا صاحب) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دلاتے ہیں۔“

جواب۔ وہ نبی معصوم ہیں۔ اُن سے لمس اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔

(الحکم ص ۱۱۱ جلد ۱، ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ ہیں قادیانی بنی کے چیلے چانٹوں کی تصدیق کرتا صاحب رات بھر عورتوں سے پہرہ دلاتے رہے ٹانگیں دواتے رہے۔ خلوت میں رہے وغیرہ۔ اور قادیانی مفتی فتوے دیتے ہیں کہ عورتوں سے لمس اور اختلاط جائز ہے بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کتنے قادیانی اپنی عورتوں کو لمس اور اختلاط کر کے رحمت و برکات حاصل کر چکے ہیں اور کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا کسی نئی برحق

# مرض مراق اور مرزا قادیانی

(از ڈاکٹر خواجہ محمد ایوب صاحب بھیروی)

(یعنی پینتے) تھے "السیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲) اور ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تھمے میں پیش کیا، آپ نے اس کی خاطر سے پہن لیا۔ مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے دایاں پاؤں بائیں طرف کی بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کی بوٹ میں پہن لیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے پچھلے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔ رمنکین خلافت کا انجام ص ۱۹) اسی طرح نئی جوتی جب پاؤں کو کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھایا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد گرد کر پڑیوں پر پڑ جاتا تو قہقہے جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا کرتے تھے۔ چونکہ حضور کی توجہ دنیاوی امور کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے آپ کی واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے جاکوں سے جدا ہی رہتے تھے بلور اسی وجہ سے اکثر حضرت مولوی عبدالکیم صاحب سے شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بڑی جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں شیخ رحمت اللہ صاحب یاد پیرا جابا پچھے پچھے کپڑے کے کوٹ وغیرہ بنا کر لایا کرتے تھے حضور کبھی سر مبارک میں لگاتے تو بیل والا ہاتھ سر مبارک اور دائرہ مبارک سے ہونٹا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔" راخبار الحکم قادیان جلد نمبر ۲۶ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ فروری ۱۳۰۵ء)

اسی طرح "ڈاکٹر میر محمد ہبیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت سید موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف ہمیں جھکاؤ پر کی

ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے قرآن حکیم و احادیث رسول کو سیکھنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ اور ان کے مطالب و معانی کو سمجھنے کے لئے کبھی تکلیف گوارہ نہیں کی یہی وجہ ہے کہ آئے دن نئے نئے فتنوں کا ظہور ہو رہا ہے اور اسلام یتیم اولاد کی طرح بے یار و مددگار رہ گیا ہے۔ گذشتہ قتنوں سے قطع نظر موجودہ سب سے آخری فتنہ قادیانیت کا ہے جس کا بانی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) کا ایک شخص مسیحی غلام احمد تھا جس کی علمی و ادبی قابلیت کو سمجھنے کے لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ وہ "مختاری فیل تھا" (سیرۃ المہدی صفحہ ۱۳) اور ابتداء اقتصاد پوندیشن یہ تھی کہ وہ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے تھے (سیرۃ المہدی صفحہ ۳) وجہ یہی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہو گئی تھی، تحفہ قیصریہ مدامصنف مرزا صاحب) کیونکہ انگریزوں نے مرزا صاحب کے تالیف کردہ "پنشن بالکل بند کر دی تھی (سیرۃ المہدی ص ۱۳ حصہ اول)

مرزا صاحب کی عقل و دانش کے نمونے اس اقتصادی حالت کو سمجھنے کے بعد خود مرزا صاحب موصوف کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ان کی عقل و دانش کی یہ حالت تھی کہ جب وقت دیکھتا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کم ہند سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور ڈانٹا بھلی دیکھ کر ہندسہ گنتے تھے۔ اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۶)

کوٹ آمد ری اور پا جامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے

طرف ہو جاتی تھی اور بار بار ایک کالج کالج دوسرے کالج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دست حضور کے لئے لگا رہتا (جو تہذیبی تھا تو آپ بس اوقات وہاں پاؤں بائیں پاؤں میں ڈال لیتے تھے اور باپاں دائیں میں چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں تو اس وقت پرنگت ہوں کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھا نا کھاتے کھاتے کوئی کس کو غیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے: (سیرۃ المہدی ص ۱۰۴) نیز "آپ کو (یعنی مرزا صاحب کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اسی زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں کرکے ڈھیلے رکھ لیا کرتے تھے۔ دسمبر برائیں احمدیہ جلد اول ۶۷ مرتبہ معراج دین قادیانی

### مراق مرزا

یہ نمونہ مرزا صاحب کی عقل و دانش کے واقعات سپرد قلم کئے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ تمام واقعات اتفاقی تھے یا کسی دماغی بیماری کے سبب تھے؟ جواب بہت آسان ہے کہ یہ سب کچھ مراق کا کرشمہ تھا جس کو ہم نہایت ہی قصار کے ساتھ جلی کتب سے ثابت کرتے ہیں:-

(۱) مراق مایخوکیا کی ایک نوع ہے۔ (شرح اسباب جلد اول ص ۱۲) مراق مایخوکیا کی ایک شاخ ہے (منقول بیاض حکیم نور دین غلیفہ اول قادیان جز اول ص ۱۳) شیخ الرئیس فرماتے ہیں اس کو مایخوکیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا حدوث غیر محرقہ سودا سے ہوتا ہے اور یوحنا ابن سرائیوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی ڈر خوف کے ہیں۔ (یہ اس کے عوارض ہیں) اس لئے کہ سبب ان عوارض کے اس کا نام مراق رکھا گیا (حدود الامراض مطبوعہ مجتبیٰ ص ۱۵)

مرزا صاحب کی تصدیق مراق

"دیکھو مہری بیماری کی نسبت بھی اس حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ تو دو زرد چادریں اُس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو چادریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول " (رسالہ شہید الاذان قادیان ماہ جون ۱۹۰۷ء اخبار قادیان جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۷ء ص ۱۵)

مراق کے طبی اسباب علامت	مرزا صاحب میں ان اسباب علامت علاج
علاج از کتب طب	کی موجودگی از کتب مرزا تھوڑا قوال مرزا
(۱) اکثر یہ مرض (مراق) بیمار تو یہ حال ہے کہ باوجود تنہا رہنے یا نہ زیادہ قرض اس کے باوجود اس کے کہ د	علیہ میں کرنے یا محنت تبدیل بیمار یوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا یا ریاضت شدید یا مجاہدہ ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت نفس سے پیدا ہوتا ہے
(۲) ذکرۃ اوقات فی علاج	درودانے بند کر کے بڑی بڑی رات بیکل بیٹھا اس کام کو کرنا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے
اصغر حسین خاں فرح آبادی	اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اس بات کی پردہ اف نہیں کرتا اور اس کام کو جاتا ہوں

اور شاد مرزا غلام احمد صاحب منہجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء

(ب) پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت دماغی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک

نہیں

پھر میں صبح مارکر زمین پر گر گیا اور غشی کی اسی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دور سے پڑنے شروع ہو گئے۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۸۷)

۳) یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرض (مراق) سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر کی علامات کا ظہور شروع ہو رہی ہے۔

قوت حیوانی یا روح حویلی (دکوتات احمدیہ جلد پنجم نمبر خطوط سے ہوتا ہے جو کہ جگہ مرزا صاحب)

معدے میں ہوتی ہے (ب) میرا حلقہ بہت خراب ہے مگر تحقیقات جدیدہ سے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب معلوم ہوا ہے کہ یہ مرض بھی بھول جاتا ہوں۔ یاد دہانی عصبی ہے اور جلیا کہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی بھتری ہے عذرات میں رحم کی مشارکت کہ بیان نہیں کر سکتا۔

سے مرض اشتقاق لہرم (دکوتات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲) اسٹیپٹا پیدا ہو جاتا ہے۔ مجموعہ دکوتات مرزا صاحب (ج) اسی طرح ہضائے "مولوی صاحب نے آپ

اندرونی کے فتور سے (مرزا صاحب) کو چھڑی دی حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر میں مراق ہو جاتا ہے" اسے دیکھا اور فرمایا کہ یہ کس کی چھڑی (عزیز حکمت مصنفہ شالٹا) ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں (چھڑی) میں نے تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔

(سیرۃ المہدی ص ۱۸۷) (د) حضرت مرزا صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سردی سردی، کئی خواب، تشنہ دل، بد ہضمی،

کمزوری کا عملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔۔۔ (ایک دفعہ حضرت صاحب مسودہ لکھتے رہے اور میں نقل کرتا رہا۔ اسی حالت میں ساری رات گزر گئی اور صبح کی اذان ہو گئی۔ اس وقت اچانک حضرت صاحب کو داغ میں تکلیف محسوس ہوئی جس سے لیٹ گئے اور بے ہوش ہو گئے یہ منظر وصال از مفتی محمد صادق مندرجہ بالا (الحکم قادیان ۲۱ مئی ۱۹۳۲ء) (ج) یہ بات مسلمہ اور واضح ہے کہ راست باز انسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ انکرامات نمر خط مجاہدات۔

دکوتات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مجموعہ دکوتات مرزا صاحب

(۲) بائیںویا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں۔ یہ بلا سیاہ رنگ چادہ پایہ کی شکل پر جو بھڑکے قد کے مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے سر پر جمے یہ مادہ جمع ہوتا ہے اس کے لئے (حقیقۃ الوحی ص ۲۳) مصنفہ سے سیاہ بخارات اُٹھ کر داغ کی طرف چڑھتے (ب) مرزا صاحب نے فرمایا "میں

میں" ناخبر ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے گزرتی تھی اور آسمان تک چلی گئی ہے

میں نے یہ سب احوال مصنفہ صاحبہ ان دین

کہتے ہیں۔ دوم قلب دماغ کے سوا جس کا محل تمام بدن ہو بخارات دماغ کی طرف چڑھیں سوم امعائیں مدیہ فضلات سے یا معدہ کے سوداوی درم سے یا باب الیکہ کے درم سے یا جگر اور امعا دونوں سے یا عروق و نالیں سے یا اسار بیکہ کے ٹوٹی ہوئے درم سہ سے یا اسار کے درم سے بخارات نکلیں مگر غشاء مرقا تک پہنچیں اور مرقا سے آٹھ کر دماغ کی طرف جائیں اور مایو یا پیدا کریں۔ اس کو مایو یا مرقا کہتے ہیں چونکہ مایو یا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مرقا مایو یا کی ایک شاخ اور مایو یا مرقا میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لئے مرقا کو سر کے امراض میں لکھا ہے۔ (بیاض حکیم نور دین خلیفہ قادیان کا دل جزا اول)

مزدوری تھا اور یو جلد ۲۶ نمبر ۲۶ (د) مجھے دوسری دانگیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصے میں کہ سرد اور دوران سرا در دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نہیں کم ہو جانا۔ اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشانی کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا و نسیم دعوت ص ۲۷ مصنفہ مرزا صاحب (ج) میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔۔۔۔۔ ہمیشہ درد سرا اور دوران سرا در کی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ دُضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۲۷ مصنفہ مرزا غلام صاحب (د) محمدی مکھی اخویہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے کبھی غلیہ دوران سرا قدر ہو جاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی دوران کم ہوتا ہے لیکن کوئی وقت دوران سرا سے غالی نہیں گذرتا۔ مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض وقت ورمیان میں توڑنی پڑتی ہے۔ اکثر بیٹھے بیٹھے رنگین ہو جاتی ہے۔ اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں

اسہال کثرت پیشاب اور مرقا کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

(۴) لکڑا کر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے سہیڑ یا سہیڑ بعض اوقات آپ مرقا بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسے عصبی علامات پیدا ہو جانا مرقا کی قسم جو سہیڑ یا کے مرضیوں میں بھی نمودار ہو جاتی ہیں مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا چکروں کا آنا۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا۔ گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا۔ ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم ٹھنکا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۵)

(ب) سبب ۵ کا جذب ملاحظہ کریں (۵) واضح رہے کہ حضرت صاحب کی تمام تکلیف مثلاً دوران سرا۔ سردی دیکھی خواب تشنج دل اور بدضمی اسہال کثرت پیشاب اور مرقا وغیرہ کا صرف ایک

(۴) "سوداوی مزاج انسان کے ظنون و افکار طبعی خوف و فساد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اس کا روح وحشت و خوف محسوس کرتا ہے یہ مرض کسی کو کوئی ایذا نہیں دیتی بخلاف جنون سببی کہ جس کو وہ مرض کی سخت تکلیف دیتا ہے) مایو یا کی ایک قسم وہ ہے جسے مایو یا مرقا کہتے ہیں یہ مرض مرقا کی شرکت سے ہوتا ہے۔" امداد الامراض مذکورہ ص ۵۵

(۵) "مایو یا بحسب محل سبب تین قسم پر ہے۔ اول دماغی جس کا محل وقوع دماغ ہے۔ اچھا اس کو شرا الاضاف



<p>جتنی قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے اور قرأت میں شاید نقل ہو اللہ مشکل سے پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے خاکسار غلام احمد قادیان</p>	<p>آنا ضعف معدہ کی وجہ سے کھانے کی لذت کم ہو جانا یا ضعیف خواب ہو جانا پیٹ پھولنا یا خانہ پتلا ہونا دہنیں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہونا</p>	<p>سرد و اور دوران خون کم ہو کر ہا تھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں (۱) نسیم دعوت ۱۵۰ مصنفہ مرزا غلام احمد</p>
<p>۵ فروری ۱۸۹۱ء (مکتوبات احمدیہ جلد ۱ ص ۷۸) (۲) مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے پیروں پر بوجھ دے کہ یا خانہ پھرنے سے مجھے سر کو جکڑتا ہے</p>	<p>(د) مراقی مرین کو بھوک نہیں لگتی کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا دوسری خواب تشنج دل بد معزین حکمت مصنفہ شمس الماطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی طبع دوم (ج) ناد ہضم کھٹی</p>	<p>(ب) حضرت مرزا صاحب کی تمام بحالیف مثلاً دوران سر طور پر ہضم نہیں ہوتا دوسری خواب تشنج دل بد معزین حکمت مصنفہ شمس الماطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی طبع دوم (ج) ناد ہضم کھٹی</p>
<p>(خطوط امام بنام غلام ملہ مجبورہ مکتوبات مرزا صاحب) (۳) مراقی کا مرض حضرت مرزا صاحب کو مروتی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت۔ تفکرات اور سرد ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (رسالہ نگاہاں ص ۱۹۲۶)</p>	<p>دخانی ڈکاریں منہ میں زیادہ مال آئے پیٹ پھولتا ہو پیٹ میں قرقر تناوٹ اور سوزش ہو چھوٹی بھوک معلوم ہو نا لوی طرف دھوئیں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہوں</p>	<p>مئی ۱۹۲۷ء (ج) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جب کھانا کھایا کرتے تھے تو یہ مشکل ایک پھلکا آپ کھاتے۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ ص ۲۳) مورخہ مارچ ۱۹۳۵ء (د) پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا اچھا ہو تو مرض میں کمر تنصیف ہو یا ضعیف خرابی اور تنگی سے مرض پیر ایک کمزوری کا حامل ہوتا اور میں زیادتی ہو</p>
<p>(۶) مجھے دو مرض مانگیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ</p>	<p>گاہے جسم کے اوپر کے حصہ میں لگیں اور لڑھ (۷) ہا و جو دیکھ مجھے اسہال کی</p>	<p>اس کی علامات یہ ہیں ترش و خالی ڈکاریں</p>

<p>چند دن بعد ہوا تھا کہ کو سوتے ہوئے آپ کو اتھ آیا پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا سیرۃ الہدی حصہ اول (ص ۱۷۱)</p>	<p>بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت یا خانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی؟ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے۔ (کتاب منظور الہی ص ۱۷۱) "اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔ ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچار رہی ہے۔"</p>	<p>ہاتھ پاؤں کی پتھلیوں کا جلنا کبھی ان پتھلیوں بیا تمام بدن کا ٹھنڈا ہو جانا مرض کی کئی بیشی کے مطابق کمزوری لاحق ہونا یہاں تک کہ کبھی غشی تک فوت ہونے لگے جائے کبھی ایک چیز کے دو معلوم ہونا کبھی کبھی کے سامنے بجلی سی کو نہی معلوم ہونا کبھی کی کہ جنگی پکوں کا جھل ہونا دماغ و سر میں سوزش و گرمی درد سر (الح) درد و سردی ایک بیک اچھوٹا جانا مرض مراق کے لوازم میں ہیں۔ لیکن ان سب کا ایک مریض میں پایا جانا ضروری نہیں۔ اکسیر اعظم جلد اول ص ۱۷۱ مصنف حکیم محمد اعظم خاں صاحب (ص) بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صبح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اولی کی وفات کے</p>
<p>(۷) مراق کا مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے (مخزن حکمت طبع دوم)</p>	<p>دکنویات احمدیہ جلد پنجم نمبر (۲) ص ۱۷۱۔ مجموعہ مکتوبات مرتبہ صاحب</p>	
<p>(۸) "میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔" رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمبر ۴ صفحہ ۴۴ مصنف مرتبہ صاحب</p>	<p>(۸) مراق کے مریض میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے۔ (مخزن حکمت طبع دوم)</p>	<p>(۸) "وہ صبح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہوں" (حقیقۃ الوحی ص ۱۹) (ب) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۹) (ج) "پس اس (خدا تعالیٰ) نے مجھے سدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے تجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا۔ چنانچہ آدم ابو الیم فوج نوحی۔ داؤد۔ سلیمان۔ یوسف یعسی وغیرہ یہ تمام نام میرے</p>

رکھے گئے۔ اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ (۱) حاشیہ نزول مسیح (د) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی۔ مگر مرزا کے وقت خود ہوئی رات کے بدر کامل جیسی ہو گئی مفہوم ص ۱۷۱ خطبہ الہامیہ

دے دیتا ہے۔ اور... نہیں جو سچا دل لے کر میرے پاس بعض میں یہ فساد یہاں آوے کیا ایک بھی نہیں "دینا میں نہک ترقی کر جاتا ہے کہ ایک نذر آیا پر دنیا نے اس کو قبول اس کو اپنے متعلق یہ نہ کیا لیکن خدا سے قبول کر لے گا خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ اور بڑے زور آور حملوں سے اس ہوں (منقول از شرح کی سچائی ٹی ہر کر دے گا) (اسباب و علامات) (نیمہ انجام آتھم مصنف مرزا ص ۶۷)

(۱۰) مراق کے مریض کا (۱۰) پرندوں کا گوشت آپ کو درجہ طریقہ علاج یہ ہے۔ (کو) مرغوب تھا۔ اس لئے بعض افق کہ مریض کو عمدہ خون جب طبیعت کمزور ہو تو تیرہ ختہ پیدا کرنے والی غذائیں وغیرہ کے لئے شیخ عبدالحق استعمال کرائی جائیں تو مسلم کو ایسا گوشت دینا کہے مثلاً پھلی (پرندوں کا) زودا مضم کوشت اور کبھی کبھی سفید مکی شراب جو تیزادہ پرانی نہ ہو... طاعون کا دورہ ہوا کھانے چھوڑ دیئے تھے... دودھ بالائی جیسے مشک، عنبر، نازہ اور عود استعمال کریں تاکہ صرف قوت کے قیام اور ضعف نیز فم معدہ کے لئے مقویات کے دورہ کرنے کو استعمال فرماتے جو ارشادات کا استعمال کریں تھے۔۔۔۔۔ پسندیدہ میوے میں سے آپ کو انگور، بیٹی، کایا، انگوٹھی، سترہ سیب، سردے اور سردیام میں مشغول رہے۔ اور زیادہ پسند تھے۔ باقی میوے بھی اس کے پاس وہ لوگ گاہے گاہے مانگے جاتے تھے کھا رہیں جو اس کی تعظیم و تکریم کرتے رہیں۔ اور اس کو خوش رکھیں اور

(۹) (مراق کا مریض) (۹) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول صاحب علم ہو تو پیغمبری اور نبی ہیں" اور معجزات و کرامات اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی شائع شدہ مرزا صاحب کا دعویٰ کی باتیں کہتا ہے اور نبوت)

لوگوں کو اس کی تبلیغ (د) "خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف را کبیر اعظم جلد اول ص ۱۸۷ سے ہوں۔ اس قدر شان معجزہ مصنف حکیم محمد اعظم ص ۱۸۷ و کرامات دکھلائے ہیں کہ اگر وہ (د) مایخویا ربا یخویا (۱) ہزار نبی پر تقسیم کیے جائیں تو ان خیالات و افکار کے طریق کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی طبی سے تغیر خوف و فساد ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۱ مصنف ہو جانے کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب)

... بعض مریضوں میں (ج) میں نے خواب میں دیکھا کہ گاہے گاہے کاہے یہ فاداس میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا حد تک پہنچ جاتا ہے کہ کہ میں وہی ہوں "آئینہ کمالات وہ اپنے آپ کو غیب دان (۱) مصنف مرزا صاحب

سمجھتا ہے۔ اور اکثر ہونے (د) خدا کے نشان بارش کی طرح والے امود کی پہلے خبری برس رہے ہیں بیکتم میں سے کوئی

شراب تھوڑا تھوڑا پانی (ب) "معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد  
کا کہرا اعتدال کے ساتھ ایک ٹانگ استعمال کرتا تھا۔ جس  
کا نام پلو مر کی شراب تھا۔ ایک موقع  
پر اس نے اپنے مریدوں میں سے  
ایک کو لکھا کہ پلو مر کی شراب بلا ہور سے  
خرید کر مجھے بھجوجو۔ پھر دوسرے  
خطوط میں یا قوتی کا تذکرہ ہے۔  
مرزا محمود نے خود اعتراف کیا ہے  
کہ اس کے باپ نے ایک دفعہ پلو مر  
کی شراب دو اعرا استعمال کی چنانچہ  
میرے نزدیک یہ حصہ بھی قابل اعتراض  
نہیں" (سید عطاء اللہ شاہ بخاری  
کے مقدمہ میں مصر جی۔ ڈی کھوسلہ  
سشن جج گورداسپور کا فیصلہ  
عدالت ۶ جون ۱۹۲۵ء)

(ج) مرزا صاحب بادمرد غن  
کا استعمال فرمایا کرتے تھے خطوط  
امام بنام غلام مصدق  
مشک و عنبر و یا قوتی کا بے اندازہ  
استعمال فرماتے تھے خطوط بنام  
غلام مصدق

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۱۲ ص ۱۲۱  
"نمبر ۱۱ ص ۲۴۰"

سیوقلمہدی ص ۱۳  
مصرعہ غزلی کا استعمال کرتے تھے خطوط  
(امام ص)

غلام احمد کی فرمائش بھی فرمائی  
(خطوط امام بنام غلام ص)

ممدوجہ بالا تقریرات کتب طب و کتب مرزائیہ سے واضح  
طور سے ثابت ہوگی کہ مرزا صاحب مراق کے مریض تھے۔  
جس کو انہوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے جس کو مرزا صاحب کی  
تصدیق مراق کے عنوان کے ماتحت شروع مضمون مراق  
کے ماتحت اور الف میں ثابت کیا جا چکا ہے۔ اور مرزا  
صاحب کا خود تسلیم کرنا معمولی بات نہیں کیونکہ وہ حامد انی طبیب  
تھے اسیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۵) اور انہوں نے "خود طب  
کی کتابیں پڑھی تھیں" (راۓ حقیقت ص ۱) اور مرزا صاحب  
کی بیوی کے ارشاد کے مطابق ان کے بیٹے کی نوشہ کتاب  
سیوقلمہدی کا حوالہ ص الف کے ماتحت دیا گیا ہے۔ اسی طرح  
دیگر حوالہ جات سے لفظ مراق ثابت ہے۔ اور ویسے عوارض  
اور علامات بھی یہی گواہی دیتی ہیں۔ میں اسی بات پر قادیانی  
جماعت خصوصاً میاں محمود خلیفہ دولتم قادیاں پسر مرزا  
غلام احمد صاحب کو تبلیغ کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو  
غیر مراقی انسان ثابت کر کے مبلغ ایک ہزار روپے نقد  
انعام حاصل کریں۔ اور ان کے مرزا صاحب کو غیر مراقی ثابت  
کرنے پر میں اپنی حکمت کی سند جو کہ طبیہ کالج دہلی قائم  
کردہ مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجل خان صاحب دہلی  
سے ۱۹۲۳ء میں میں نے حاصل کی تھی پیشک جلسے میں  
کھڑے کھڑے پھاڑ دوں گا۔ اور ان کی نذر ایک ہزار روپے  
کر دوں گا۔ ملعون اور شیطان ہیں وہ انسان جو حق کو قبول  
نہیں کرتے۔ اور حیلے بہانوں اور تاویلات باطلہ سے حق  
بات کو ہمیشہ ٹھکراتے رہتے ہیں۔ قادیانیو بہت سے تو مرد  
میدان بنواور مرزا صاحب کو مایخوئیائے مراقی ہونے سے  
بہرہی ثابت کر دیتے تھو کیونکہ مرزا صاحب اسی موضوع کے ماتحت  
نہا۔ مرزا صاحب کی نبوت کا بھانڈا چوراہے پر بھوٹا  
جاتا ہے کیونکہ مرزا صاحب کے ایک مرید ہی کا یہ کہنا ہے کہ  
"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر ثبوت ہو جائے کہ اس کو  
ہیئر یا یا مایخوئیہ مامرگی کا مرض ہے تو اس کے دعویٰ کی

کو کبھی سیکھنے کی کوشش کی ہی نہیں۔ البتہ قرآن اور حدیث کا مسلمان کے سامنے جب بھی نام آگیا اُس نے سر جھکا دیا چنانچہ مرزا صاحب نے قرآن و احادیث کو الٹا بدھا تحریف کر کے پیش کیا۔ اور جہلا کی ایک جماعت ان کے پھندے میں پھنس گئی جن میں سے اکثر ایسے بھی جاہل تھے جو انگریزی تعلیم کے ماہر ہونے کے باوجود مذہب کے جاہل تھے چنانچہ اسی مراق ہی مراق میں مرزا صاحب کی مذہب کی آرٹ میں دکاندار کی چل نکلی۔ اور حقیقتہً قادیان حکیم نور دین وغیرہ نے اپنے نام و نامور کی خاطر اس کو خاطر خواہ امداد پہنچائی کہ دکان فیل ہو گئی تو مرزا جی کی بدنامی ہے۔ اور چل نکلی تو ہمارا بھی نام رہ جائے گا۔

قادیانیوں کے دو بڑے بچم ان کی نبوت کا ذبہ کے اسلامی قلعے کو شکست و رنجیت کرنے کے دو بڑے بڑے بچم ایجاد ہوئے۔ اول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات۔ حالانکہ یہ عقیدہ مرزا صاحب کا ذاتی ایجاد کردہ نہیں ہے بلکہ اُن سے قبل سرسید اس عقیدے کو پھیلا چکے تھے۔ اور دیگر ان سے قبل بہت سے اُن کے روحانی اُمتداد اس عقیدے کو پھیلا چکے تھے۔ مرزا صاحب نے صرف اُن کے چرچا کر اپنے الفاظ میں پیش کیا تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری سے زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہ دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ دوم اجرائے نبوت کا عقیدہ۔ حالانکہ یہ عقیدہ بھی مسلمانوں کا مذہب اسود عسی بہاء اللہ وغیرہ کا عقیدہ ہے۔ مرزا صاحب تو ان کے مقلد ہیں۔ اس کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضور بنی کریم پر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور مسلمانوں کے یہ ہر دو عقیدے قرآن و احادیث صیحہ کی روشنی میں مسلم الثبوت ہیں۔ اور ان ہر دو عقیدوں کو مرزا صاحب بھی غائباً یا بام بیماری مراق سے قبل

تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ (مضمون ڈاکٹر شاہ نواز صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف رلیجز۔ قادیان بابت اگست ۱۹۲۱ء)

مالخویا مراقی کو تو ہم ثابت کر چکے ہیں ہسٹریا کے متعلق بھی ۴۰ الف دیکھئے ان کے بیٹے نے ہسٹریا کی بھی تصدیق کی ہے۔ اس لئے ایک قادیانی ڈاکٹر کی رائے کے مطابق قصر تدوینیت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے یہی ثبوت کافی ہیں۔ دین کے معاملے میں بے غیرت و بے حیا ہیں۔ وہ لوگ جو ان کھلی کھلی نشہ خوں کے باوجود قبول نہیں کرتے۔ اور ہمارے افترا باندھنے پر ہم کو پبلک کے سامنے مرزا صاحب کو غیر مراقی ثابت کر کے فیل دے سوا نہیں کرتے۔ میرا دعویٰ ہے کہ کبھی قادیانی کو ایسا ثابت کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ اس لئے میں تمام محبت کے لئے ان کے سامنے دین حق پیش کرتا ہوں جو رسول اللہ کا اصلی مذہب ہے۔ اور جو سچا اور اصلی اسلام ہے کفر و ارتداد سے تائب ہو کر آؤ۔ اور خدا کے لئے میرے ہاتھ پر ہیت کر کے مسلمان ہو جاؤ۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو ہدایت یافتہ انسان ہیں۔

اصل مطلب مراق مرزا کو ثابت کرنے اور ان کی مزاحیہ حرکات کو نقل کرنے کا یہ تھا کہ بچا رہے مرزا صاحب مراق کے مریض تھے۔ اور اسی مراق میں فکر معاش دامنگیر تھی مختاری فیل تھے۔ نوکری ملی تھی تو فیلی تنخواہ کی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور قرآن و احادیث کو الٹا بدھا ہمیشہ کر کے اور ان کے معانی و مطالب میں تحریف کر کے اپنی نبوت کا لالچا پیٹنے لگے۔ جیسا کہ مالخویا مراقی کا مریض بسا اوقات کرتا ہے۔ اور کتب طب سے ثابت ہے مگر یہی بد قسمتی ہے کہ ہم نے قرآن حکیم اور احادیث رسول

سلب کر لی جاتی ہے جس سے خلاف مرضی خدا کا کام کیا جاسکے وغیرہ (مفہوم ایک دیوبند جلد اول ص ۱۹۲) نبوت کا ذہن قادیانیہ کے نفع کے لئے ہی ہر دو تحریزات و انٹرنیٹ کا حکم رکھتی ہیں مگر قادیانی امت بھی خوب واقف ہوئی ہے جو ایک مراقبہ شخص کے اقوال کو کھینچ کر ان کو اسلام سے منطبق کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا تحریزات کے متعلق قادیانی دوست کہہ دیا کرتے ہیں کہ :-

یہ ہر دو عقیدے شریک و کفریہ عقیدے ہیں اور قبل از الہام مرزا صاحب کی یہ عقائد ہیں الہام کے بعد وہ عقائد منسوخ ہو گئے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے لیکن جب وحی آئی تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ مجھے یونس بن مثنیٰ پر فیض زد و بعد میں فرمایا کہ میں تمام نبیوں سے زیادہ افضل ہوں پس جب آپ کو وحی ہوئی تو آپ نے فیضیت کا اظہار کر دیا۔ اسی طرح جب مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ مسیح فوت ہو گئے ہیں اور میں مسیح موعود ہوں اور نبوت جاری ہے تو انہوں نے بھی دعویٰ دائر کر دیا۔ نیز مرزا صاحب کا عقیدہ حیات مسیح پر ایک سی عقیدہ تھا۔

الجواب (۱) حقیقت الامر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا بھی حیات مسیح و ختم نبوت کا ایسے ہی عقیدہ تھا جیسے کہ چہوہ اہل اسلام کا ہے مگر مراقبہ کا یہاں کہ وہ اپنے اصلی عقائد کو دماغی کمزوری کی وجہ سے بھول گئے اور براہین احمدیہ کی تصنیف کے بعد بارہ برس تک مسلسل شرک و کفر کے راستے پر ہی بتاویل مرزا اپنے بھٹکتے رہے حالانکہ ان کو مسلسل الہامات بھی بارش کے قطروں کی طرح ہوتے رہے کیا ایسے شرک و کفر کی مثال نبیائے

اسی طرح تسلیم کر چکے ہیں کہ جس طرح عام مسلمانوں کا ایمان اور عقیدہ ہے چنانچہ نزول مسیح کے بارے میں رقمطراز ہیں :-

”هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهر على الدين كله - یہ آیت جسمانی اور سیاسی ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس علیہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ ص ۲۹ و ۳۰ مصنف مرزا صاحب) اسی طرح منہ ختم نبوت کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ :-

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والوں کا۔ یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلعم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(انزالہ اوہام ص ۶۱۴ مصنف مرزا صاحب) ہم تو ان ہر دو عقیدوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن قادیانیوں کے لئے بھی یہ حجت ہونے چاہئیں کیونکہ یہ اقوال ان کے مفروضہ نبی کے ہی اقوال ہیں اور مرزا صاحب بقول خود براہین احمدیہ کے وقت بھی رسول اللہ تھے۔ (انتہار ایک غلطی کا زوالہ و ایام الصلح اردو ص ۷۷) اور مرزا صاحب کا یہ بھی قول ہے کہ :-

”انبياء وکرام کے اقوال و افعال اجتہادات و آراء سب کے سب بوجہی خدا ہوتے ہیں انبیاء کی اپنی ہستی بالکل فنا ہو جاتی ہے وہ خدا کے ہاتھ میں مردہ یا کٹ پتلی کی طرح ہوتے ہیں۔ ان سے وہ طاقت ہی

اس کا نام قطبی رکھا یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل و مستحکم اور یہ کنزِ ب خدا کے الہام اور امر سے لکھی گئی۔" (براہین احمدیہ ج ۲ ص ۲۴۸) غضب کی بات ہے کہ خدا اس وقت نعوذ باللہ نزولِ مسیح کا عقیدہ لکھوا کر بھول گیا۔ اور پھر اسے یاد آیا تو ابہام کے ذریعے سے بتا دیا کہ مرزا صاحب حضرت مسیحؑ کو فوت ہو گئے ہیں اب آپ گدی سلٹھائیے۔ یہ انتہائی لغو بات ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجسٹری بھی کر دی مگر آپ کی بھی نزولِ مسیح کی تحریر پر نظر پڑی۔ حاصل یہ کہ یہ ہر دو عقائد بالکل درست ہیں آیاتِ قرآنی سے مرزا صاحب نے شروع کئے اور اپنے صحیح ترجمہ کر دیئے فرق صرف یہی تھا کہ ترجموں میں ثابت شدہ مراق کا اثربہن ہے۔

### کتاب "شرافتِ مرزا" لکھنے کی وجہ

مرزا صاحب کی تحریرات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد اور ختمِ نبوت کو ثابت کرنے کے بعد مرزائیوں کے مرتدانہ حملوں سے بچنے کے لئے جو کہ وہ آیاتِ قرآنی اور احادیثِ رسول کے معانی کو غلط بیان کر کے عوامِ اناس پر کرتے رہتے ہیں یا آیات و احادیث کو بگاڑ کر متاعِ ایمان پر ڈاک ڈالتے رہتے ہیں ہم بحث کا رخ عوامِ اناس کے مذاق کے ماتحت لوٹاتے ہیں اور آیات و احادیث کی بحث کو علمائے کرام کے لئے چھوڑ کر نزولِ مسیح و ختمِ نبوت کے ٹھوس علمی مسائل سے قطع نظر کر کے براہِ راست مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتے۔ اگر وہی غیر شریف، کذاب اکبر اور مراقی ثابت ہو گئے تو بحث ختم ہو گئی کیونکہ وہ خود در قحطِ انہیں کہ۔

"مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ

نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو دیا ہمارے

صادقین کی زندگی میں سے پیش کی جاسکتی ہے؟ بیت المقدس کی مثال جہالت کی بنا پر قادیانی پیش کرتے ہیں کیونکہ بیت المقدس کو قبلہ بنا نا حسبِ ہدایت حکمِ خداوندی تھا۔ اور یہ آیت اس کی شاہد ہے فبصلاہم اقتدہ (دیکھو) اور انبیائے سابقین کی سنت پر عمل تھا جو شرک و کفر یقیناً نہ تھا بر خلاف ازیں تمہارے مرزا صاحب بقول خود شرک و کفر پر عوامِ اناس کے نقش قدم پر گامزن تھے حالانکہ انبیائے صادقین شرک و کفر کے امتیصال کے لئے دنیا میں تشریف لاتے ہیں خود ان راستوں پر کیسے چل سکتے ہیں؟ دیگر نزولِ مسیح کا مسئلہ اور اجرائے نبوت کا مسئلہ عقائد میں سے ہے۔ اور عقائد میں تبدیلی کو تسلیم کر لینا اگر جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ بر خلاف ازیں نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے جن کی تبدیلی و تبخِ نبی کامل کے زمانے تک ہو سکتی ہے اس لئے یہ مثال مہل ثابت ہوئی۔ اور کہیں کی اینٹ کہیں کا روٹ بھاگو تھی نے کنبہ جوڑا ثابت ہوئی۔

دیں اور حضرت یونس بن متی والی مثال بھی بے محل ہے کیونکہ اپنے مرزا صاحب کے کلام کو ہی سن لو فراتے ہیں:-

"یا تو یہ حدیث ضعیف ہے یا بطور تواضع و انکساری کے ایسا کہا گیا ہے" (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۶)

(۳) باقی رہ گئی یہ بحث بھی کہ یہ عقائد مرزا صاحب نے رسمی طور پر بیان بیان کر دیئے تھے یہ بھی غلط ہے کیونکہ نزولِ مسیح کا عقیدہ سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی ابتدائی کتاب براہین احمدیہ میں تسلیم کیا ہے اور اس کتاب کے متعلق مرزا صاحب کا دعویٰ ہے "مؤلف نے ملہم ہو کر بغرض اصلاحِ تالیف کی" (راشتہ برائے ملہم) بلکہ کتابِ آئینہ کمالات و سرمہ چشمِ آدمیہ) اور خود آنحضرت کے وہ بار میں رجسٹری ہو چکی ہے آپ نے

دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صد ہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا۔ اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔ (ازالہ اوہام جلد اول و دوم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ ہی جب ہمارے ایمانیات میں شامل نہیں ہے تو پھر اس عقیدے پر قادیانیوں کا بحث و مناظرے کے لئے اصرار کرنا بیکار ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ عوام اس بحث کو سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اسی طرح تمہارے مرزا صاحب لکھ مرے ہیں کہ:-

”اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے۔ اور آئندہ بھی کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو ماننا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ (ازالہ اوہام جلد ۱ ص ۹۶ مصنفہ خواجہ) اسی طرح ازالہ اوہام جلد ۱ ص ۱۹۹ دوسری تحریر ہے کہ شیل مسیح دس ہزار بھی آنے ممکن ہیں نیز تبلیغ رسالت ص ۱۵۹ جلد دوم پر بھی ”شاہد مسیح موعود کوئی اور بھی ہو“ لکھا ہے اور الفضل ۲۷ فروری ۱۹۲۱ء میں میاں محمود خلیفہ دوم قادیان نے بھی اسی عقیدے کے ماتحت بتایا کہ ”ہمدی کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی ہمدی ہوں گے۔“

جب قادیانی عقیدے کی نوبت یہاں تک ہے تو مرزا صاحب کی ذات گرامی پھر بھی زیر بحث رہی کیونکہ جب دس ہزار تک شیل مسیح اور ہمدی آ سکتے ہیں تو

ہمارا لامحالہ فرض ہونا چاہیے کہ ہر ایک شیل مسیح اور ہمدی کو اچھی طرح سے دیکھ بھال کے اس پر قادیانی عقیدے کے ماتحت ایمان لا دیں فرض محال کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو بھی تسلیم کر لیں۔ اور تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی مان لیں کہ نبوت بھی جاری ہے مگر ہماری مشکلات پھر بھی ختم نہیں ہوتیں کیونکہ یہ سب کچھ تسلیم کر لینے کے باوجود جھگڑا پھر بھی وہی رہتا ہے کہ مرزا صاحب بھی جو کہ مراق اور سبیر یا کے مریض تھے ان دس ہزار میں سے ایک شیل مسیح تھے یا نہیں تھے؟ خصوصاً اپنے شکوک و شبہات اس حالت میں بڑھ جانے چاہئیں جبکہ یہ بھی کتب طلب سے واقف اور مرزا ثابت ہو جائے کہ ان کو واقعی مراق تھانہ حالات میں ہماری ذمہ داریاں مرزا صاحب آنجنائی کی ذات گرامی کے متعلق چھان بین اور علمی تحقیقات کرنے کی بڑھ جاتی ہیں اور کتاب شرافت مرزا لکھنے کی علت غائی بھی حقیقتاً یہی ہے۔

اپنے مافی الضمیر کو دوسرے رنگ میں سمجھائے دیتا ہوں فرض کیجئے کہ ایک دہریہ یا غیر مسلم کسی قادیانی کے پاس جا کر کہتا ہے کہ میں اسلام کے حقائق و معارف کو خوب سمجھ چکا ہوں اور ایمان لانے کے لئے تیار ہوں مگر مرزا صاحب کی شرافت و صداقت کے متعلق مجھے شکوک و شبہات ہیں اور یہی چیز مجھے اسلام لانے کے لئے آڑے آرہی ہے کہ جب ہمارے زمانہ کا بنی ایسا ہے تو اس کا دین کیسے ہو گا وغیرہ تو اس کو قادیانی کہا جواب دیں گے؟ کیا یہ جواب دیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور نبوت جاری ہے اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا مرزا صاحب بنی تمھے یا مرزا صاحب کے کیریکٹر پر بحث کر کے اس کو مطمئن کریں گے؟ اس تحریر سے میرا مقصد یہ ہے کہ مرزا صاحب



علیٰ مسائل کا مسکت جواب دینے رہے مگر انگریز کا یہ خود کاشہ پودا ان کے سایہ رحمت میں ہماری محکوم و محجور و مذہب کے بیگانگی کی بنا پر بڑھنا ہی چلا گیا۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حق ان کے ساتھ ہے ورنہ میلہ کذاب کے منظم ایک لاکھ انٹوں کے لشکر کو جناب حضرت صدیق اکبرؓ کے مٹھی بھر لشکر کے مقابلے میں حق پر تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور نہ تقی دہانی جماعت کی بقا سے مایوس ہو کر ہم کو سمجھنا چاہیے کہ حق ان کے ساتھ ہے۔ ورنہ بہائی مذہب کو بھی حق پرست سمجھنا پڑے گا وہ فرقہ باطلہ ہے۔ اور اسی نگاہ سے ہی اس کو سمجھنا چاہیے البتہ آپ کو بحث و مناظرہ کا رنخ حیات مسیح و ختم نبوت کی بجائے دوسری طرف پھیر دینا چاہیے۔ کیونکہ گویہ اردو مباحث بھی اہل علم حضرات کے نزدیک ان کے لئے پیام موت ہیں مگر بدقسمت عوام کو قرآن و حدیث کا علم کہاں ہے جو حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض گمراہ طائفے انسان قادیانیوں کے نسخے میں آجاتے ہیں۔ گو اس کی بھی زیادہ تر وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کو زیادہ یافین یا ذن کا لالچ دیا جاتا ہے۔ اور اسی لالچ میں وہ لاپرواہانہ ایمان کھو بیٹھتے ہیں جس کا کچھ علاج بھی نہیں ہے لیکن اتمام حجت بہر حال ضروری امر ہے اس لئے اتمام حجت کرنے کے لئے آپ قادیانیوں سے جب بھی مناظرہ کریں مندرجہ ذیل تین امور کے متعلق کریں۔

(۱) شرافت مرزا (۲) مراق مرزا (۳) کذبات مرزا

اور یہی تینوں مباحث قادیانیت کے لئے پیام موت ہیں۔ اور عوام کی سمجھ میں آنے والے بھی یہی تینوں مباحث ہیں جس طرح قادیانی فطرتاً ہی سمجھتے کرتے ہیں کہ حیات و ممات مسیحؑ کے مناظرے پر نہ درمصر کیا کرتے ہیں جو کہ کچھ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتا۔ آپ ان ہر مباحث خصوصاً شرافت مرزا پر مناظرے کے لئے ان کو بلائیے۔ یہ مباحث قادیانیوں کے لئے موت کا سامان ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب اور ان کے

آجہانی کے نزدیک ہم کافر ہیں۔ چلو جو کہیں ان کی مرضی مگر ہم کفر سے توبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے ہاتھ پر اسلام لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بنی وقت ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر ہمیں ان کی شرافت کے متعلق اعتراض ہے اب ہمیں جو کہ ان کے نزدیک کافر و دہریہ اور غیر مسلم ہیں یہ جواب دینا تو قادیانی جماعت کی حماقت ہے کہ نبوت ہماری ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ لہذا مرزا صاحب بنی تھے۔

کتاب شرافت مرزا اسی قبل کے اعتراضات و شبہات کا جو کہ ہم کو مرزا صاحب کی ذات کے متعلق پیدا ہوئے ہیں مجموعہ ہے۔ اور ہم اسی رنگ میں سمجھنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی باہمت اور غیرت مند قادیانی ہے جو ہم کو تحریر یا تقریراً بطریق مناظرہ سمجھا سکے۔

بخدا ہم اس بنی اُتی کے امتی ہیں جن کو دشمن بھی امین کے لقب سے ملقب کرتے تھے۔ اور جو اپنے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کو ڈنکے کی چوٹ پر دشمنوں کے سامنے پیش فرمایا کرتے تھے اور دشمنوں کی دبدبہ دہنی کو ہم آج بھی کھلے بندوں و لائٹل برابرین سے قرآن و احادیث کی روشنی میں ختم کرنے کے لئے تیار ہیں بر خلاف انہیں قادیانیوں کو بار بار مرزا صاحب کی شرافت کے متعلق چیلنج دیئے گئے مگر ہم نے ہمیشہ بیٹھ دکھائی ایسا کیوں ہے؟ مثل مشہور ہے کہ چور کی داڑھی میں تنکا تم مرزا صاحب کی حرکات کی وجہ سے مجبور ہو کر سامنے آنے کی جرات نہیں رکھتے۔

علمائے اسلام کی خدمتیں مؤدبانہ گزارش علمائے اسلام کی خدمت میں میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ قادیانی جماعت سے آپ مرزا صاحب آجہانی کے زمانے سے آج تک حیات مسیح و ختم نبوت کے مسائل پر بحث و مناظرہ کر کے ہمیشہ ان کو ذلیل کرتے رہے۔ اور ان

(آئینہ کمالات ص ۵۹ ط ۱۵)

(ترجمہ) کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے اور تصدیق کی ہے مگر کفریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔

(۶) "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کٹیوں سے بڑھ گئی ہیں۔"

(نجم الہدیٰ ص ۵۹ ط ۱۵)

(۷) ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶)

(۸) "اے مرزا جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہو گا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (رسالہ معیار الاخیار ص ۵)

میں نے یہ مختصر تحریرات مرزا صاحب نے دعاوی اور بکواس کی پیش کی ہے جس میں جہاں اپنے تئیں بنی رسول وغیرہ کہا ہے اپنے نامنے والوں کو بے حیا خدا و رسول کا منکر کا ذکر کجریوں کی اولاد خنزیر اور ان کی عورتوں کو لٹیاں کہا ہے ان حوالجات کے پیش نظر مرقی کے مرقیہ داغ کا تنقیہ کرنے کا میں حق پہنچتا ہے اور ان کی زبان سے ان عائد کردہ شدید ترین تہانا کے پیش نظر ان کی شرافت کی طرف معاً ہمارا خیال جانا چاہیے کہ وہ شریف انسان بھی تھے یا نہیں تھے؟ اگر بلا معقول دلیل و وجہ ہم مرزا صاحب کو یہ کہہ دیتے کہ وہ شریف انسان بھی نہیں تھے تو ہمارا یہ کہنا موزون نہ ہوتا ہم نے ان کے فتویٰ تکفیر سے عاجز آکر اور ان کی بے پناہ گالیوں کے جواب میں ہم بھی اور ان کے خاندانوں کو اور ان کے مریدوں کو گالیاں دینی شروع کر دیتے جس طرح کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو جن میں میں بھی شامل ہوں اور ہمارے علمائے کرام کو جن کا ادب و احترام میرا فرض منصبی ہے اور ہمارے

مریدوں کی ایسی ایسی تحریرات ہمارے پاس موجود ہیں جن سے مرزا صاحب کے کیریکٹر کو عام کے سامنے پیش کر کے ان کے منہ پر ایسا سینٹ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ زبان بلانے کے قابل بھی نہ رہ سکیں۔

## آخری بات

دل آزاری نہ میرا شیوہ اور نہ ہی اسلام نے کسی کی دل آزاری کرنے کی اجازت دی ہے اور نہ ہی کسی فرد کی دل آزاری کا خیال ہے بلکہ یہ مرزا صاحب کی ذات پر بے لوث تنقید ہے مجھے کسی کی ذات پر خواہ مخواہ تنقید کرنے کا حق نہ تھا۔ یہ مجھے تسلیم ہے بشرطیکہ اس کا وجود میرے مذہبی عقیدے کے خلاف براہ راست آئے نہ ہوتا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عام مراقیوں کی طرح پیغمبری اور خدائی کے دعوے کرتے پھرتے اور خدا سے تعلقات کا نظارہ ایک چھوٹا لکیر تہ کرتے تو میں یہاں تک بھی صبر کرتا کہ مراق کی وجہ سے وہ بے قصور تھے مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ اپنے تئیں منوانے میں یہاں تک بڑھ گئے کہ:-

(۱) "کوئی نہ اے جیانا ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح مان لے جیسا اس نے آنحضرت کی نبوت کو مان لیا ہے۔" (تذکرۃ الشہداء ص ۱۶)

(۲) "جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶)

(۳) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(انجام بدہ ۵ مارچ ۱۹۱۸ء)

(۴) "جو شخص مجھ میں اور بنی مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا

(خطبہ الہامیہ ص ۱۲)

(۵) "کل مسلم و یصدق و دعوتی الا ذریۃ البغایا"

بہت بڑی اور کادک اور لعنت فرماتا۔ اور میرے مذہبی عقیدے کے خلاف

میاں محمود کے ارشاد کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انسان درجہ میں بڑھ سکتا ہے۔ مگر یہ الگ سوال ہے کہ کوئی شخص نہیں بڑھ سکتا۔ اور نہ کوئی بچہ ایسا پیدا ہوا ہے۔ یہ ہے قادیانی عقیدہ اب اس عقیدے کے ماتحت ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ جب مرزا صاحب نے بھی دعویٰ نبوت و مجددیت کیا ہے۔ اور صرف اپنے عملی قول سے اور اپنے کیریکٹر سے مجدد بن گئے ہیں۔ اور بزعم خویش ایسا سابقین سے بڑھنے کے بھی مدعی ہوئے ہیں۔ جیسے کہ لکھنے میں ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے

تو مرزا صاحب کی عملی حالت اور کیریکٹر ہی پہلا موضوع زیر بحث ہونا چاہیے۔ اگر عملی اعتبار سے وہ ہم کو بڑھے ہوئے نظر آئے تو ان کے دیگر دعاوی بھی غور طلب ہوں گے اور اسی میدان میں وہ پھپھرتے تو وہ لاکھ دعویٰ نبوت کرتے پھر یہ قابل سماعت نہ ہو گا کیونکہ قادیانی عقیدے کے ماتحت عمل سے ہی وہ سب کچھ بن سکتے ہیں۔ اور مرزا صاحب بن گئے ہیں۔

مرزا صاحب کی ذات کے متعلق ہمارے اور قادیانی عقیدے میں لامحالہ زمین و آسمان کا فرق ہونا چاہیے کیونکہ قادیانی جماعتیں مرزا صاحب کو مجدد و نبی اللہ تسلیم کرتی ہیں۔ اور عملی اعتبار سے ہم مرزا صاحب کو شریف انسان بھی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ ان کی زندگی کو معیاری زندگی سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک ان کے اخلاق بدترین اخلاق تھے اس لئے یہ نزاع و جھگڑا کوئی معمولی جھگڑا نہ ہوا بلکہ اس نزاع کو ختم کرنے کے لئے میں مرزا صاحب کے تمام مریدوں اور قادیانیت کی ہر دولاہوری و قادیانی پارٹیوں کو مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام کا چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ مرزا صاحب کو ان کے اقوال و اخبارات و کتب و ان کے مریدوں کے اقوال و اخبارات و کتب سے ہماری اس کتاب سے

انبیائے کرام کو بے پناہ گالیاں دی ہیں تو میں بھی مرزا صاحب کی تہذیب و شرافت کا انسان کہلاتا مگر میں اس زمرے میں آنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ اور ان کی شرافت جیسا انسان کہلاتا اپنے لئے بُرا جانتا ہوں۔

مرزا صاحب کی ذاتی تحریرات و اقوال و کتب اخبارات و ان کے مریدوں کی تحریرات و اخبارات و کتب سے میں نے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب شریف انسان بھی نہیں تھے چہ جائیکہ وہ امام و مجدد و نبی ہوتے اور ہمارے عقیدے "ختم نبوت" اور کلابی بعدی کے قورنے والے کیونکہ فرض محال کے طور پر اگر تسلیم کیا جائے کہ نبوت کا سلسلہ حضور کے بعد جاری ہے تو لامحالہ مرزا کی عقیدے کے ماتحت پھر بھی نبی ایسا شخص بن سکتا ہے جو عملی اعتبار سے سب سے بقیہ اور بازی لے جائے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نور ذبا اللہ)

جیسے کہ مرزا صاحب کے بیٹے میاں محمود ذلیفہ قادیان دوئم نے کہا ہے کہ "جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کی مجلس میں بیٹھ کر سیکھا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے ان تمام باتوں کو ہم پر کھول دیا ہے۔ اس کی حقیقت ہمیں بھادی ہے۔ اور ان امور پر عمل کر کے یقیناً ہمیں صحابہ کا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ اگر ہم بعض صحابہ سے بھی بڑا درجہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو حاصل کر سکتے ہیں بلکہ اپنے ہم درجے میں ترقی کر کے وہ مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادر بن جائیں بلکہ اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے؟ تو میں کہا کرتا ہوں خدانے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا۔

رسالہ جانت احمد کا عقیدہ خطہ جمع میاں محمود اور فروری ۱۹۴۶ء ۱۷ و ۱۸ جولائی ۱۹۴۶ء اور انفسا قادیان

کے ماتحت شریف انسان ثابت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام حاصل کریں۔ میں نے ان موضوعات کو مرزا صاحب کی کتب اقوال و اخبارات سے ہی پیش کیا ہے کسی مخالفت کی رائے پیش کر کے یہ مسئلہ حل نہیں کیا۔

اس انعامی مناظرے کا فیصلہ بعینہ اسی طرح ہو چکا جس طرح مولوی شمس الدین صاحب امرتسری کے ساتھ لدھیانے میں مباہلے کے موضوع پر مناظرے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اور بالآخر قادیانی مناظر کو مبلغ تین صد روپے مولانا کی صداقت کی نذر کرنے پڑے تھے۔

میں نے شرافت مرزا کے موضوع پر قادیانی جماعت کو بانگ دہل چلیج دیئے ہیں مگر میں جبران ہوں کہ کسی قادیانی کو اس موضوع پر مناظرہ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ جس کا مطلب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ دال میں ضرور کالا ہے۔ ۹ اپریل ۱۹۲۵ء کے "ہلال فوجبئی" میں میرا یہی چلیج چھپ بھی چکا ہے۔ اور آگرے میں دستی اشتہارات بھی تقسیم کرا چکا ہوں مگر کسی قادیانی کے کان پر جوں تک بھی نہیں بیٹتی۔

اور اب بھی میرا یہی خیال ہے کہ کسی قادیانی کو اس موضوع پر مناظرے کی ہمت نہ ہوگی کہ وہ ہمارے مقابلے پر آئے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مقابلے پر آنے کے بعد ان کی تمام پول کھل جائے گی۔ اور ان کی نبوت کی بنیادوں میں زبردست زلزلہ آجائے گا۔ اور ان بنیادوں پر تیار شدہ نبوت کا خدائی قلعہ دھڑام سے زمین پر گر پڑے گا۔ اسی یقین و زبردستی لائل کے ماتحت میں مبلغ ایک ہزار روپے انعام کا بار بار چلیج دے چکا ہوں اور مرزائیوں کے منہ پر ہمیشہ مہربانی ہے۔ یہ ان کی انتہائی بے حس و بے غیرتی ہے کہ ایک شخص کو مجھ کو دینی تسلیم کر کے ایمان لائے ہوئے ہیں اور ان کے دل کی یہ حالت ہے کہ اس شخص کو شریف انسان

اور سامنے آنے کی کیسے جرأت کریں۔ جبکہ ان کے پیرو مرشد کی خود اپنی تحریرات اور ان کے دینی بھائیوں کی تحریرات نے ہی ان کی زبان پر مہر لگا دی ہیں۔ اور ان کی ہمت و جرأت کو ختم کر دیا ہے۔ سچ ہے۔ خداوند علیم و حکیم جھوٹوں کو خود اپنے ہاتھ سے ہی لیل و خوار کر رہا ہے۔

شرافت مرزا کا موضوع قادیانی جماعت کے لئے عزرائیل ہے۔ اور دھوکے میں آکر مرشد شدہ قادیانیوں کے لئے فرشتہ رحمت ہے۔ اس لئے میں نے اس موضوع

پر قلم اٹھایا ہے کہ اگر ایک قادیانی بھی جو ہمارا اچھوٹا بھٹکا ہو بھائی ہے صراط مستقیم پر آگیا۔ اور قادیانیت سے توبہ کر لی تو ممکن ہے یہی میری نجات کا باعث ہو جائے۔ راہ راست پر آنے والے حضرات اور اپنے شبہات کو رفع کرنے والے دوست مجھ سے باقاعدہ وقت لے کر مل سکتے ہیں یا خط و کتابت کر کے اپنے مشکوک شبہات کو دور کر سکتے ہیں۔ راہ راست پر آنے والے حضرات کا آئندہ اشاعت میں باقاعدہ نام شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس سلسلے میں ایک ضروری اور آخری گزارش یہ ہے کہ قادیانی جب مرزا صاحب کے نزکے کو تیروں سے خالی پاتے ہیں اور ان کے نامہ اعمال کو واقعی سیاہ دیکھتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ صاحب اگر آج دشمن مرزا صاحب پر اعتراض کر رہے ہیں تو کی بڑی بات ہے؟ حضور نبی کریم پر بھی تو دشمنانِ دین نے اعتراضات کئے ہیں وغیرہ یہ حقیقت ایسا کہنے والوں کی سیاہ بختی ہے۔ ہم جو کچھ اعتراض کر رہے ہیں وہ خود مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں اور مریدوں سے تصدیق کر کے اعتراض کرتے ہیں اور پھر ان سے صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے وہ اعتراض اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ امر و اتقا کا اظہار کیا ہے۔ اور

سکتا، برخلاف ان میں حضور پر جو کچھ اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں کوئی نقلی و پختہ دلیل نہیں ہوتی اور نہ کسی صحابی کا قول ہوتا ہے اس لئے وہ قابل قبول اور سماعت نہیں ہو سکتے۔ اگر قادیانی یہ کہہ دیں گے کہ حضور پر غیر مسلم جو اعتراض کرتے ہیں وہ وہابی ہوتے ہیں اور قرآن ہر ممکن گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں اور غلط ثابت کرنے والوں کو مذمانہ کا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔

واحدیت کی روشنی میں ہوتے ہیں اور جو کچھ دشمن پیش کرتے ہیں وہ آیات و احادیث صحیحہ ہوتی ہیں تو یہ الگ بات ہے مگر جب مخالف سے مخالف سے مخالف بھی یہ بات نہ کہہ سکے تو ان کو یہ کیسے جرات ہو سکتی ہے برخلاف ان میں ہم جو کچھ تحریرات پیش کر رہے ہیں ان کے صحیح ہونے کی ہر ممکن گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔

## فتاویٰ

سوال۔ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا جس کے ساتھ وہ عورت ہمبستر نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کے گھر آباد ہوئی ہے لیکن خاوند کے فوت ہونے تک اس کے صحیح نکاح میں رہی ہے اب اس کی عدت کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔

جواب۔ واللہ العلیٰ و الباقی بصورت مسئلہ میں اس عورت کی عدت شرعاً چار مہینے اور دس دن ہے۔ بقولہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم و یدعون ازواجاً یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھد عشرۃ مہجرہ یعنی جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں عورتیں وہ انتظار کریں چار مہینے اور دس دن بشکوۃ المصاحح

۲۵۵ میں ہے وعن ام حبیبہ و زینب بنت جحش عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأة تومن باللہ بیوم الاخر ان تحب علیٰ میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشھد عشرۃ متفق علیہ ترجمہ ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے نقل کی غیر خدا صلعم سے فرمایا نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور دن آخرت کے یہ کہ سوگ کرے کسی

مردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مشکوۃ کے ۲۸۹ میں اس کے مطابق ہی دوسری حدیث یہ ہے وعن ام عطیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحب امرأۃ علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشھد عشرۃ متفق علیہ ترجمہ ام عطیہ سے

سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سوگ نہ رکھے کوئی عورت کسی مرد پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن۔ اور در المنار جلد اول باب العدة ۲۵۵ میں ہے۔ والعدة الموت اربعۃ اشھد

بقاۃ النکاح صحیحاً الی الموت مطلقاً۔ وطئت اولاداً لوصیغہ او کتا بیتہ تحت مسلم الخ یعنی وفات کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ اگر چاند کے آغاز میں وفات ہوئی تو عدۃ چاند کے حساب سے شمار ہوگی بشرطیکہ خاوند کی وفات تک نکاح صحیح قائم رہا ہو خواہ آباد ہو کر وہ عورت خاوند کے ساتھ ہمبستر ہوئی ہو یا نہ۔ اگرچہ چھوٹی نابالغ ہو یا بڑی یا اہل کتاب میں مسلمان کے نکاح میں ہو فتاویٰ عالمگیری جلد اول باب العدة ۲۵۵

میں ہے۔ عدۃ الحرۃ فی الوفاۃ اربعۃ اشھد عشرۃ ایام سواء کانت مدخلاً بہا اولاً مسلمۃ او کتا بیتہ تحت مسلم صغیرۃ او کبریٰ الخ یعنی جوہ آزاد عورت کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے برابر ہے کہ وہ عورت خاوند کے ساتھ ہمبستر ہوئی ہو یا نہ عورت ہو یا اہل کتاب میں سے جو کہ مسلمان مرد کے نکاح میں ہو چھوٹی ہو یا بڑی فتاویٰ برازیہ جلد اول باب العدة ۲۵۵ میں

ہے۔ عدۃ المتوفی عنہا زوجہا اربعۃ اشھد عشرۃ مطلقاً او لا صغیرۃ او کبریٰ مسلمۃ او کتا بیتہ الخ یعنی جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے خاوند کے ساتھ ہمبستر ہوئی ہو یا نہ چھوٹی ہو یا بڑی مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے جو کہ مسلمان مرد کے نکاح میں ہو

میں جو کچھ دشمن پیش کرتے ہیں وہ آیات و احادیث صحیحہ ہوتی ہیں تو یہ الگ بات ہے مگر جب مخالف سے مخالف سے مخالف بھی یہ بات نہ کہہ سکے تو ان کو یہ کیسے جرات ہو سکتی ہے برخلاف ان میں ہم جو کچھ تحریرات پیش کر رہے ہیں ان کے صحیح ہونے کی ہر ممکن گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔

میں جو کچھ دشمن پیش کرتے ہیں وہ آیات و احادیث صحیحہ ہوتی ہیں تو یہ الگ بات ہے مگر جب مخالف سے مخالف سے مخالف بھی یہ بات نہ کہہ سکے تو ان کو یہ کیسے جرات ہو سکتی ہے برخلاف ان میں ہم جو کچھ تحریرات پیش کر رہے ہیں ان کے صحیح ہونے کی ہر ممکن گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔



## تبلیغی کتابیں

**کشف التلبیس** مصنف مولانا سید دلالت حسین شاہ صاحب دیوری یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ فور

ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سنی فوجوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے سنیوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے شیعوں کی اس غلت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے جذ بہ پیرایہ میں تبلیغ رہ اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات

کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۸ حصہ سوم ۴ مکمل طلبہ کرنے پر مدہ محصور لڑاک علاوہ (صرف چند نسخے باقی ہیں)

**برق آسمانی** جس میں مرزائے قادیانی کے اپنے قلم سے اس کے و مرزا محمود کے مواعج حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد حیات مسیح کے مسئلہ پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے مرزائیوں کو نا طعہ بند کر دیا ہے قیمت ۸

جہیل کا شمس الاسلام کا شیعہ نمبر

المعرف

**ہوا اسرافیل** جو اگست ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا کہ مزاج حسین حاصل کر چکا ہے اس میں بڑی خوبی یہ ہے

کہ شیعہ صاحبان کے حق میں کہیں سخت الفاظ استعمال نہیں کئے گئے مختلف ذرائع کو ناگوں حوالوں اور ان کی مستند کتابوں

اور غیر مسلم مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید مختصر اور جامع الفاظ میں نقشہ کھینچا گیا ہے اور جس میں مدح صحابہ اور

تبرائے قرآن مجید احادیث نبی کریم احوال ائمہ سادات و صوفیاء کرام کے ارشادات اور عقلی و نقلی براہین سے مکمل روشنی ڈالی گئی

ہے اسلامی جرائد و اکابر ملک کے افکار و آراء کے

اقتباسات کے علاوہ بیروزہ صد سالانہ اسلامی تاریخ میں سے تہرا بازی کے ہونا ک نتائج بیان کئے گئے ہیں حجم ۱۳۲

صفحہ قیمت ۸ محصور لڑاک اور صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں

**تائیدیانہ نقشبندیہ** صاحب بکھروی اس کتاب میں مرزائے قادیانی کے ان اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے جو اس نے صوفیائے کرام پر کئے تھے قیمت صرف ۴ علاوہ محصور لڑاک

اس رسالہ میں صد ہا علما نے اسلام

**اجتناب الحنفیہ** کے قادیانی جمع کئے گئے ہیں جنہیں دلائل واضح اور براہین قاطعہ سے فرقہ رد انقض و مرزائیہ

کا ارتداد اور رافضی و مرزائی سے سنی عورت کا نکاح ناجائز ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۴

**قاتلان حسین** اس میں نہایت محققانہ طریقہ سے حضرت

سے ثابت کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے نواسے اور حضرت علی کے نعت جگر سیدنا حضرت حسین کو کر بلا میں بلا کر طرح

طرح طرح کے مظالم میں مبتلا اور نہایت بے رحمی سے شہید کرنے والے شیعہ اور پیشوایان مذہب شیعہ تھے

اس کتاب کو ضرور دیکھئے تاکہ شیعوں کی شیعیت کی حقیقت کھل جائے صفحات ۹۶ کتبائت و لہرب طہات

دیدہ زیب کاغذ و نیز قیمت صرف دس آنہ علاوہ محصور لڑاک

**تحفہ مرزا اسیہ** یعنی جریدہ شمس الاسلام کے دسمبر ۱۳۳۲

موسوم ہوا تھا اس میں نہایت عمدہ مضامین قادیانیوں کے مذہب پر درج ہوئے ہیں قیمت ۴

**حقیقت تشیع** مؤلف پیر قطب شاہ صاحب مذہب شیعہ

۴ مطابقت بیشتر وغیرہ ہمراہ لائیں ۴ قیام و قیام کا اہتمام مسکند و کورسابقہ حزب الاسلامیہ بطول جامعہ ہوگا ملک کی تاریخ و تمدن کی روشنی میں لکھی گئی ہے ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸

**اسلامی جہاد** { اولینڈی میں فوج محمدی کے عظیم الشان  
میں انصار سپاہیوں سے آل کبر الصوت پر خطاب جس میں سلام  
جہاد کی حقیقت اور فوج محمدی کے نصب العین کو واضح کیا گیا  
ہے۔ اور عہد حاضرہ کی بعض ملحدانہ عسکری تنظیموں پر بے  
لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔ از حضرت مولانا ظہور احمد صاحب  
بکوی میجر مجلس حزب الانصار بھیرہ قیمت ۰ علاوہ محصول  
مشرقی فتنہ۔ ملحد پنپاب عنایت اللہ مشرقی کے کفر پر در  
خیالات پر لا جواب تنقید از قلم  
جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی  
مدیر ترجمان القرآن قیمت فی نسخہ  
۰ علاوہ محصول ڈاک

## ضرورت

ایک ایسے تجربہ کار فاضل مدرس کی ضرورت ہے  
جو نصاب نظامی کی تدریس میں جہاد نامہ لکھنے کے  
ساتھ ہی جدید عصری تعلیمی ضروریات سے بھی گہری  
دیکھی رکھتے ہوں۔

مسئلہ کے لحاظ سے ضعیف صوفی ہوں۔ اور صدارت  
کے تعلیمی انتظامی امور بطریق احسن نبھا سکیں مطلقہ  
(مشاہرہ) حسب حالات معقول ہوگا اور خدمت  
اسلام کا بلند جذبہ رکھنے والے صاحب دارالعلوم ہذا  
کے مستقل رفیق تصور ہوں گے۔

ناظم عمومی دارالعلوم محمد صالح جھنگ

**خاکساری فتنہ** { خاکساری لعنت  
کتاب ہے جس نے ہندوستان کے علماء  
کرام کو بیدار کیا۔ جسکو پڑھ کر ہندو  
مسلمانوں کا ایمان مشرقی محمدی  
دستبرد سے محفوظ ہوا۔ اور جس کو  
دیکھ کر خاکساروں کی جماعت کثیر  
نے خاک ریت سے توبہ کر لی۔ اس  
کتاب کی مقبولیت عامہ کا اندازہ  
اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ تین

سال کے عرصہ میں چار دفعہ ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر  
ہاتھوں ہاتھوں بکلی گئی ہے۔ یہ پانچواں ایڈیشن ہے جس  
کے ۲۰ صفحات ہیں۔ از مولانا پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی  
قیمت فی نسخہ ۴۰ محصول ڈاک ۱۰  
تازیانہ نقشبندیہ قیمت صرف ۴۰

کے سرپرستہ اذوں کا بحاثات فی سینئرہ پانچ روپے فی نسخہ ۱۰  
**رسالہ خیر جامی در مذہب خاکساری** { تصنیف پیرزادہ  
مولانا محمد بہا الحق

صاحب قاسمی امرتسری قیمت ۱۰  
**ہدایات القرآن** { عیسائیوں کے مشہور رسالہ حقائق قرآن  
کا مبلغ رو نیز اسی رسالہ کے ذریعہ  
مرزا یوں کے مغالطات بھی دور ہو سکتے ہیں عیسائی لاکھوں  
کی تعداد میں حقائق قرآن کو ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں۔

لہذا ہدایات القرآن کی وسیع  
اشاعت نہایت ضروری ہے۔  
فی نسخہ ۱۰

**تمباہ تحقیق لہرام فی منع قرۃ**  
**خلف الامام**

تصنیف لطیف حضرت مولانا مفتی  
پیر غلام رسول صاحب قاسمی امرتسری  
رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں حضرت  
مصنف مرحوم نے ضعیف مذہب کی  
تائید کرتے ہوئے امام کے پیچھے  
سورہ فاتحہ نہ پڑھنے پر قوی  
دلائل پیش کئے ہیں قیمت ۸۰  
علاوہ محصول ڈاک۔

**مظلوم قوم** { تصنیف مودودی محمد بخش صاحب سلم بی۔ اے  
اس کتاب میں مصنف نے اچھوتوں پر ہندوؤں  
کے مظالم اور اسلامی مساوات و اسلامی تعلیمات کو مؤثر  
پیرایہ میں بیان کر کے اچھوتوں کو اسلام کی دعوت دی  
ہے قیمت ۵۰ علاوہ محصول ڈاک۔

مینو جریدہ شمس الاسلام مجلہ ۵ (مختار)

درخواست برائے دعا مولوی احمد صاحب جیل خانہ لاہور میں درود پڑھائی کی وجہ سے صاحب فراموش ہیں قارئین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ کوئی صاحب کے لئے دعا نہ فرمائی جائے